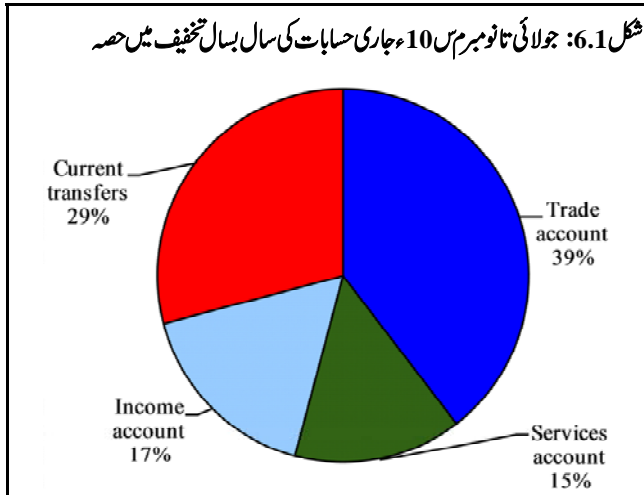


جدول 6.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ (جولائی تا نومبر) ارب امریکی ڈالر		
م 10ء	م 09ء	
-1.4	-7.3	الف۔ جاری حسابات کا توازن
-4.7	-7.1	(i) تجارتی توازن
7.7	8.7	برآمدات
-11.3	11.2	سال بسال نمو (فیصد)
12.4	15.7	درآمدات
-21.2	25.6	سال بسال نمو (فیصد)
3.3	-0.3	(ii) نادیدہ رقم
3.8	3.0	ترسیلات
2.5	1.9	ب۔ مالی سرمائے کی رقم
0.8	1.6	(i) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
0.3	-0.2	(ii) بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری
1.4	0.4	(iii) دیگر سرمایہ کاری
-0.2	-0.2	ج۔ اعلاط اور بھول چوک
0.9	-5.6	د۔ مجموعی توازن
13.7	9.1	زرمبادلہ کے ذخائر (آخر مدت)
5.9	20.0	یورہ بانڈ پر تفاوت (فیصد)
B-	CCC+	کریڈٹ ریٹنگ (آخر مدت)

شکل 6.1: جولائی تا نومبر م 10ء جاری حسابات کی سال بسال تخفیف میں حصہ

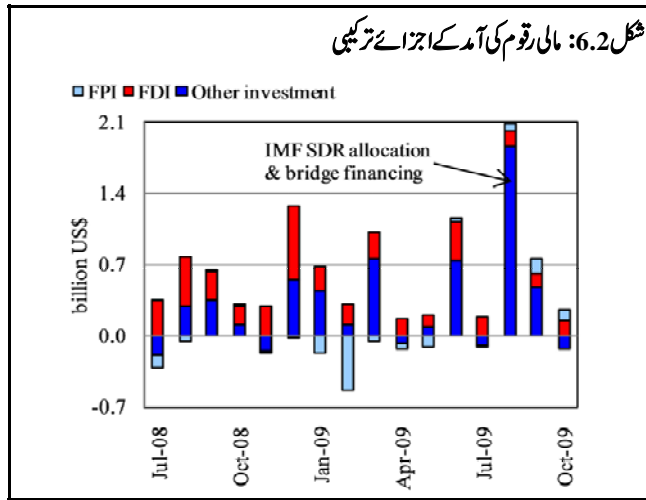


6.1 عمومی جائزہ
بحیثیت مجموعی پاکستان کے بیرونی کھاتے میں م 10ء جولائی تا نومبر عرصے کے دوران 0.9 ارب ڈالر کی فاضل رقم آئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 5.6 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 6.1)۔ اس بہتری میں دونوں عوامل کا رفر مار ہے، یعنی جاری کھاتے کے خسارے میں نمایاں کمی اور مالی کھاتے کی فاضل رقم میں اضافہ۔

یوں تو جاری کھاتے کے تمام اجزا میں سال بسال بہتری دکھائی دی تاہم تجارتی خسارے میں 33.4 فیصد کمی نے زیادہ اثر دکھایا (دیکھئے شکل 6.1)۔ تجارتی کھاتے میں بہتری کی واحد وجہ درآمدات میں 21.2 فیصد کمی ہے جبکہ برآمدات بدستور گر گئی رہیں اور ان میں جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران تقریباً 11.3 فیصد کمی آئی۔

تجارتی کھاتے کے علاوہ خدمات اور آمدنی کھاتے کے خساروں میں بھی معقول کمی دیکھی گئی جس سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ اقتصادی سرگرمیاں محدود رہیں۔ خصوصاً شعبہ خدمات کا خسارہ درآمدات سے وابستہ نقل و حمل کے اخراجات اور زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کی کم ترسیل کے باعث 40.3 فیصد

کم ہو گیا، جبکہ آمدنی کھاتے کے خسارے میں 48.5 فیصد کمی دوا سہا ب سے ہوئی، ایک خام تیل کی کم خریداری، دوسرے منافع اور منافع منقسمہ کی ترسیل۔ دوسری طرف جاری منتقلیوں کا حجم پہلے کی طرح بڑا رہا، ان میں کارکنوں کی ترسیلات اور دیگر منتقلیوں کے باعث 43.9 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔



مالکاری کے شعبے میں بھی نمایاں بہتری آئی، زیر جائزہ عرصے میں مالی کھاتے کی فاضل رقم 34.9 فیصد بڑھی۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ بین الاقوامی مالی اداروں کی طرف سے رقوم کی آمد میں اضافہ تھا (دیکھئے شکل 6.2 اور باکس 6.1)۔ بیرونی خالص سرمایہ کاری 22.4 فیصد گھٹ گئی تاہم جزدانی خالص سرمایہ کاری دوبارہ مثبت سطح پر آگئی جو جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 301 ملین ڈالر ہوئی جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں اس میں 182 ملین ڈالر کمی آئی تھی۔ دوسری طرف براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی بحالی کی علامات ظاہر نہیں ہوئیں، بلکہ زیر جائزہ عرصے میں یہ 52.3 فیصد گر گئی۔

باکس 6.1: آئی ایم ایف کے پینل ڈرائنگ رائٹس

گروپ 20 نے اپریل 2009ء میں ایس ڈی آر کے عام اختصاص کے ذریعے عالمی سیالیت میں اضافے کا مطالبہ کیا چنانچہ آئی ایم ایف نے اگست 2009ء میں اپنے رکن ملکوں میں 161.2 ارب (250 ارب ڈالر) ایس ڈی آر کا ادخال کیا۔ یہ اختصاص رکن ملکوں کے ایس ڈی آر کوٹا کے مقررہ تناسب (74.13 فیصد) سے کیا گیا۔ نتیجتاً آئی ایم ایف کے رکن ملکوں کی ایس ڈی آر ہولڈنگز (زرمبادلہ ذخائر) میں بیک وقت اضافہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ آئی ایم ایف نے ستمبر 2009ء میں ایس ڈی آر کے خصوصی اختصاص کے تحت 21.5 ارب ایس ڈی آر (34 ارب ڈالر) مختص کیے۔

ایس ڈی آر ایک سودی، بین الاقوامی محفوظ اثاثہ ہے اور اسے آئی ایم ایف کے دیگر رکن ملکوں کے ساتھ مبادلے کے رضا کارانہ معاہدے کے ذریعے قابل استعمال کرنسیوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ یہ اختصاص رکن ملکوں کو نقد کرنسی کے حصول کا ایک اضافی طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ اگر ایک رکن ملک کسی دوسرے رکن ملک سے ایس ڈی آر خریدتا ہے تو پہلے ملک کو اپنے اختصاص سے زائد رقم پر سود ملے گا، اگر پہلا ملک ایس ڈی آر فروخت کرے گا تو اپنے اختصاص سے کم رقم پر دوسرے ملک کو سود ادا کرے گا۔

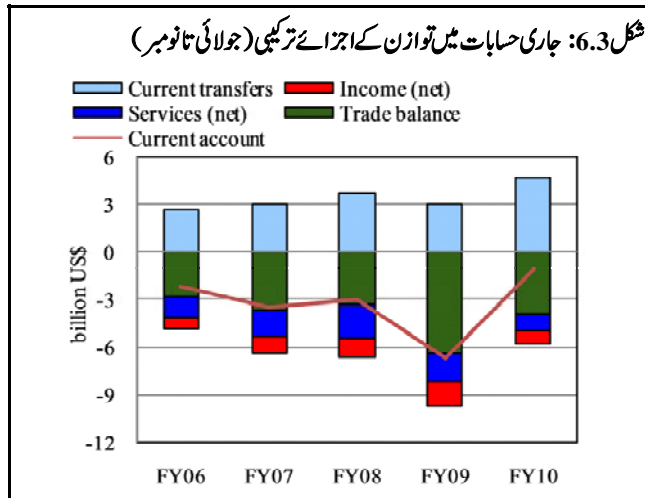
یہ اختصاص رکن ملکوں کے ایس ڈی آر کوٹا پر کوئی اثر نہیں ڈالتا بلکہ یہ عالمی معیشت میں اپنے نسبتی حجم پر مبنی ہے۔ رکن ملکوں کا حق رائے دہی اور آئی ایم ایف کی مالکاری تک رسائی اس سے متاثر نہیں ہوتی کیونکہ یہ ایس ڈی آر کوٹا کی بنیاد پر ہوتی ہیں۔

پاکستان نے عام اختصاص کے تحت 766.3 ملین ایس ڈی آر (1197 ملین ڈالر) اور خصوصی اختصاص کے تحت 52.3 ملین ایس ڈی آر (83 ملین ڈالر) حاصل کیے ہیں۔

مجموعی بیرونی کھاتے میں بہتری کا فائدہ یہ ہوا کہ پاکستان زر مبادلہ کے ذخائر جمع کرنے کے قابل ہو گیا، یہ ذخائر نومبر 2009ء کے خاتمے پر 13.7 ارب ڈالر تھے۔ یاد رہے کہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں یہ ذخائر 9.1 ارب ڈالر تک گر چکے تھے اور سخت دباؤ میں تھے۔ زر مبادلہ کے بازار میں بھی نسبتاً استحکام آیا، جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء روپے کی قدر 2.6 فیصد بہتر ہوئی جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 13.3 فیصد کی درج کی گئی تھی۔

پاکستان کے بیرونی کھاتوں کی حالت اگرچہ گذشتہ مالی سال کے مقابلے میں خاصی بہتر ہے تاہم یہ بدستور غیر مستحکم ہے۔ مثال کے طور پر جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کی بڑی وجہ درآمدات کا گرنا ہے، جو کہ ممکن ہے مزید نہ گریں۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان اور ملکی معیشت کی ممکنہ بحالی سے درآمدات میں اضافہ ہوگا اور تجارتی خسارہ بڑھے گا کیونکہ بجلی کی شدید قلت اور عام بد امنی کو دیکھتے ہوئے برآمدات کا مستقبل قریب میں بڑھنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔

مالی کھاتے میں آنے والی بہتری کی نوعیت بھی اطمینان بخش نہیں، کیونکہ زیادہ تر بہتری قرض بڑھانے والی رقوم کا نتیجہ ہے۔ اگلے برسوں میں ان قرضوں کی واپسی سے جاری کھاتے پر دباؤ پڑے گا، چنانچہ بیرونی صورتحال میں بہتری زیادہ عرصہ برقرار نہیں رہ سکے گی، اور مستقبل میں اس کو خطرہ لاحق رہے گا۔

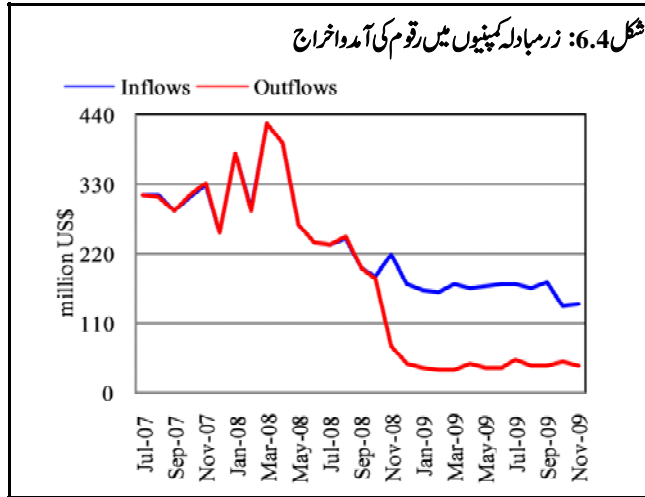


6.2 جاری حسابات کا توازن
جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ گر کر 1.4 ارب ڈالر رہ گیا جبکہ گذشتہ مالی سال اس عرصے میں یہ 7.3 ارب ڈالر تھا۔ گذشتہ پانچ سال میں جولائی تا نومبر عرصے کا یہ سب سے کم خسارہ ہے (دیکھئے شکل 6.3)۔

زیر جائزہ عرصے کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں کمی وسیع البینا درہی یعنی تمام ذیلی کھاتوں تجارت، خدمات، آمدنی اور جاری منتقلیوں میں اس دوران بہتری آئی۔

تجارتی خسارہ کم ہونے کی واحد وجہ درآمدات میں نمایاں کمی ہے (جس نے برآمدات میں معمولی کمی کا ازالہ کر دیا)، جبکہ فاضل نا دیدہ رقم (خدمات، آمدنی اور جاری منتقلیوں کے) بڑھنے سے دراصل کارکنوں کی بلند تر سیالات، اور زر مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے رقوم کی خالص آمد میں

اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔ مزید برآں، بار برداری کے اخراجات اور منافع و منافع منقسمہ کی ترسیل، دونوں میں کمی نے زیر جائزہ عرصے میں فاضل نادیدہ رقم کو بھی بڑھا دیا۔



یہ بات قابل ذکر ہے کہ زرمبادلہ کمپنیوں کے ذریعے لین دین کا جاری کھاتے کے توازن پر کوئی اثر نہیں ہوا کرتا تھا¹۔ تاہم ایک کمپنی کے خلاف اقدام اور متعدد پابندیوں کے تناظر میں زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے رقوم کی منتقلی نمایاں طور پر گر گئی، نتیجتاً نومبر 08ء کے بعد سے ان کمپنیوں سے رقوم کی منتقلی رقوم کی آمد کے مقابلے میں کم ہو گئی۔ چنانچہ اس کا جاری کھاتے کے توازن پر مثبت اثر ہوا (دیکھئے شکل 6.4)۔ زرمبادلہ کمپنیاں فاضل بیرونی کرنسی بین ال بینک منڈی میں فروخت کر دیتی ہیں۔

6.2.1 تجارتی کھاتہ²

تجارتی خسارہ جولائی تا نومبر س 09ء کے دوران 49.2 فیصد اضافے کے مقابلے میں رواں مالی سال اسی عرصے میں 33.4 فیصد کم ہو گیا۔ اس کی واحد وجہ درآمدات میں 21.2 فیصد کمی ہے جبکہ زیر جائزہ عرصے میں برآمدات بھی 11.3 فیصد گر گئیں۔

درآمدی نمویں کی کاسب بین الاقوامی قیمتوں اور ملکی طلب کا گرنا ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات پر قیمتیں گرنے کے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں جبکہ مشینری اور دیگر خام مال کی درآمدات میں کمی طلب گرنے کی علامت ہے۔

اسی طرح برآمدات میں وسیع البیاد کمی دیکھی گئی۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی کا جزوی سبب نسبتاً کم اکائی قیمتیں اور امریکہ اور یورپ سے طلب کا گرنا ہے جبکہ دیگر اسباب ملکی یعنی بجلی کی قلت اور عام بد امنی۔ غیر ٹیکسٹائل برآمدات گرنے کی بنیادی وجہ بھی چاول کی عالمی قیمتوں کا کم ہونا اور پیٹرولیم مصنوعات کی نسبتاً کم پیداوار ہے (تفصیل کے لیے دیکھئے سیکشن 'تجارت')۔

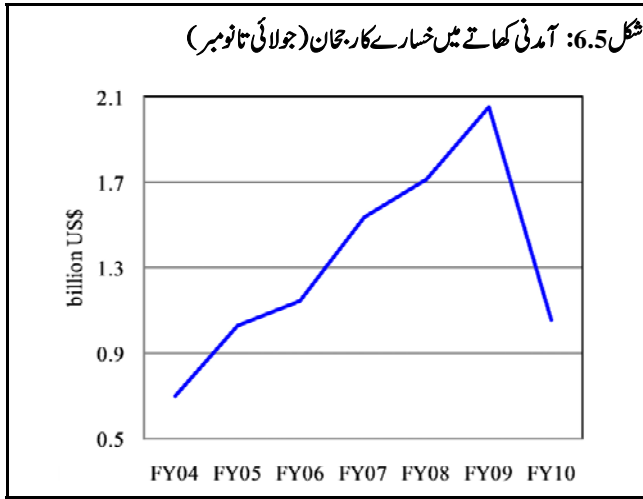
¹ مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے زرمبادلہ کے اخراج کے اثرات کو عام طور پر اندرونی ملکی ترسیلات اور متقابلی اندراج کو بطور دیگر زرمبادلہ کی آمد سے ناکل کیا جاتا ہے۔

² یہ حصہ اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ مبادلے کے ریکارڈ پر مبنی ہے جو نئی سیکشن 6.2 میں استعمال کیے گئے کسٹم کے تفصیلی اعداد و شمار سے مماثل نہیں۔

6.2.2 خدمات (خالص)

جولائی تا نومبر 10ء کے دوران خدمات کی تجارت میں خسارہ گزشتہ پانچ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں چلی ترین سطح تک گر گیا، اس کی وجہ زرمبادلہ کمپنیوں سے سفر اور دیگر کاروباری مقاصد کے لیے نسبتاً کم رقوم کی منتقلی، اور درآمدات کے بار برداری اخراجات کی کم ادائیگی تھی۔ تاہم نقل و حمل میں اعانت کے بدلے رقم وصول نہ ہونے کے سبب یہ فوائد جزوی طور پر کم ہو گئے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اگلے مہینوں میں مذکورہ رقم وصول ہو جائے گی۔

6.2.3 آمدنی (خالص)



آمدنی کھاتے کا خسارہ گزشتہ چھ سال سے مسلسل بڑھ رہا تھا تاہم جون تا نومبر 10ء کے دوران یہ خسارہ خاصا کم ہو گیا (دیکھئے شکل 6.5)۔

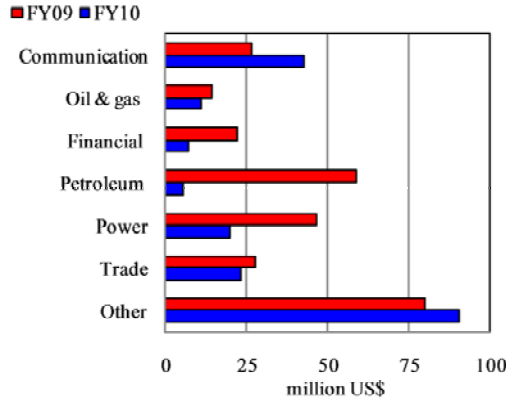
زیر جائزہ عرصے کے دوران خسارہ گر کر 1.1 ارب ڈالر رہ گیا جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے کے دوران یہ 2.1 ارب ڈالر تھا۔ اگرچہ اس کی کا بڑا حصہ (80 فیصد سے زائد) سرمایہ کاری رقوم کی کم ترسیل کا نتیجہ تھا، خالص سودی ادائیگیوں میں کمی بھی مجموعی بہتری کا

ایک سبب بنی۔ جولائی تا نومبر 10ء کے دوران سرمایہ کاری رقوم کے اخراج میں کمی وسیع الہیاد تھی، منافع و منافع منقسمہ کی ترسیل، خام تیل اور معدنیات کی خریداری اور نو سرمایہ کاری آمدنی جیسی تمام بڑی مدات میں نمایاں کمی آئی۔ منافع و منافع منقسمہ کی ترسیل اور نو سرمایہ کاری آمدنی³ کم رہنے کی اہم وجہ ان میں سے اکثر شعبوں کے منافع میں ہونے والی کمی ہے۔ مختلف عوامل مثلاً کمزور اقتصادی نمو، تیل اور گیس کے اوسط نرخوں میں کمی، گردش قرضے کے مسئلے، بجلی کے بحران اور امن عامہ کی بگڑتی ہوئی صورتحال نے منافع کی رقوم میں شدید کمی پیدا کر دی۔ شعبہ دار اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً تمام بڑے شعبوں کے منافع و منافع منقسمہ کی ترسیل جولائی تا اکتوبر 10ء کے دوران گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں کم ہو گئی (دیکھئے شکل 6.6)۔

اس سلسلے میں واحد استثنائی صورت مواصلاتی شعبہ ہے جس میں نجی شعبے میں جانے والی ایک بڑی کمپنی نے گزشتہ برس شروع کی گئی ”رضا کارانہ علیحدگی اسکیم“ (وی ایس ایس) کامیابی سے مکمل کرتے ہوئے بلند نفع یابی کی طرف پیش قدمی کی۔ اسی طرح خام تیل اور معدنیات کی کم سرکاری خریداری سے درحقیقت تیل اور گیس کی نسبتاً کم قیمتوں اور ان اشیاء کی کم تلاش کا اظہار ہوتا ہے۔

³ نو سرمایہ کاری آمدنی پر بحث کے لیے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا ٹیکشن ملاحظہ فرمائیے۔

شکل 6.6: نفع و منافع منقسمہ کی شعبہ وار ترسیل (جولائی تا نومبر)



جولائی تا نومبر س 10ء کے دوران خالص سودی ادائیگیوں میں کمی دراصل خام ادائیگیاں نسبتاً کم ہونے کا نتیجہ تھی جس سے زرمبادلہ کے ذخائر پر سودی آمدنی میں کمی کا ازالہ ہوا۔ چنانچہ سودی ادائیگیوں میں کمی کا سبب سرکاری اور نجی بیرونی قرضے دونوں پر کم ادائیگی ہے (دیکھئے جدول 6.2)۔

خالص سودی ادائیگیوں میں کمی کے جزوی اسباب یورو بانڈ قرضے میں تخفیف، اور گرتے ہوئے لائبر کے باعث رواں قرضے پر کم سودی ادائیگی (مجموعی سرکاری قرضے کا پانچواں حصہ) ہے۔ تاہم آئی ایم ایف کے قرضوں پر سودی ادائیگی بڑھنے سے مذکورہ فوائد کسی حد تک زائل ہو گئے۔

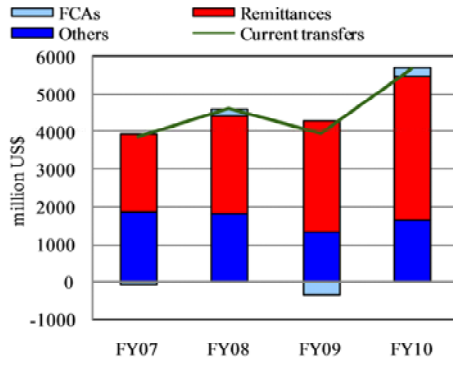
6.2.4 جاری منتقلیاں

جولائی تا نومبر س 10ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں قابل تعریف اضافے، اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں اور دیگر نجی منتقلیوں دونوں میں رقوم کی بحالی سے مجموعی جاری منتقلیوں میں نمایاں (43.9 فیصد) اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.7)۔ اس نمو کا جزوی تعلق گذشتہ سال⁴ کے مخصوص حالات کی بنا پر گھٹ جانے والی جاری منتقلیوں سے جوڑا جاسکتا ہے تاہم حکومت اور اسٹیٹ بینک نے منتقلیاں بذریعہ بینک کرانے کی جو کوششیں کیں ان کے بھی فوائد ملے۔

جدول 6.2: سودی ادائیگی اور وصولیوں کی تفصیلات (جولائی تا نومبر) (ملین امریکی ڈالر)				
	م 09ء	م 10ء	مطلق تبدیلی	
ادائیگیاں (II+I)	582.0	299.0	-283.0	
I-	468.0	250.0	-218.0	مجموعی بیرونی قرضہ
	400.0	184.0	-216.0	سرکاری اور سرکاری ضمانت شدہ
	291.0	133.0	-160.0	طویل مدتی
	2.0	0.0	-2.0	عسکری
	89.0	42.0	-47.0	یورو بانڈ
	2.0	5.0	3.0	تجارتی قرضے
	14.0	4.0	-10.0	آئی ڈی بی
	50.0	23.0	-27.0	نجی قرضے
	18.0	43.0	25.0	آئی ایم ایف
II-	114.0	49.0	-65.0	بیرونی واجبات
	39.0	31.0	-8.0	بیرونی کرنسی کی امانتیں
	1.0	0.0	-1.0	خصوصی یو ایس بانڈ
	9.0	4.0	-5.0	مرکزی بینک کی امانتیں
	65.0	14.0	-51.0	دیگر
	83.0	28.0	-55.0	وصولیاں
	40.0	6.0	-34.0	ذخائر پر سود
	43.0	22.0	-21.0	دیگر
	-499.0	-271.0	228.0	خالص
ع: عبوری ماخذ: بینک دولت پاکستان				

⁴ جولائی تا نومبر س 09ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زریں میں آئی اور زرمبادلہ کھاتوں کو ٹنڈ کرنے کی افواہوں اور شرح مبادلہ پر خاصے دباؤ کے باعث آرائیف سی ایز سے قوم بنگلوائی گئیں۔

شکل 6.7: جاری منتقلیوں کے اجزا (جولائی تا نومبر)

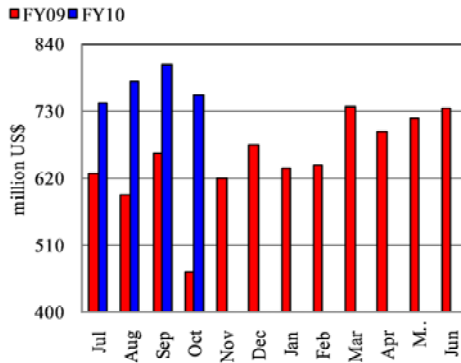


کارکنوں کی ترسیلات

گذشتہ پانچ سال سے جاری رجحان کے مطابق جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران بھی کارکنوں کی ترسیلات میں 29.2 فیصد کی معقول نمو دیکھی گئی۔ ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دورانِ عرصہ ہر ماہ ترسیلات گذشتہ سال سے بلند رہیں (دیکھئے شکل 6.8)۔

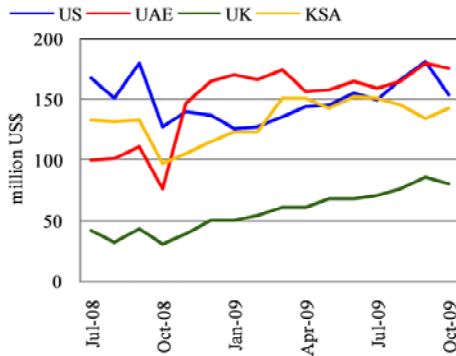
ترسیلات کی مذکورہ نمو میں زیادہ بڑا حصہ عرب امارات (37 فیصد) اور برطانیہ (25.4 فیصد) کا رہا جس کے بعد سعودی عرب (12.5 فیصد) ہے (دیکھئے شکل 6.9)۔ زیرِ جائزہ عرصے کے دوران دیگر ملکوں مثلاً امریکہ، کینیڈا، جرمنی اور آسٹریلیا سے بھی ترسیلات میں اوسط نمو ہوئی۔

شکل 6.8: کارکنوں کی ماہانہ ترسیلات زور

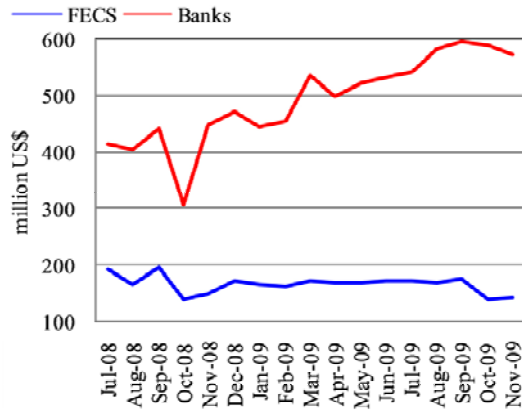


عرب امارات سے بلند ترسیلات کے ممکنہ عوامل یہ ہیں: (الف) بعض ترسیلات غیر رسمی ذرائع کے بجائے رسمی ذرائع سے آنے لگیں، جیسا کہ قوم کی غیر قانونی منتقلی کے خلاف کارروائی کے بعد بدلتے ہوئے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے۔ (ب) سمندر پار اداروں کے ساتھ روابط رکھنے والے بینکوں کی رسائی میں اضافہ ہوا۔ دوسری طرف برطانیہ سے آنے والی بھاری ترسیلات کا ممکنہ سبب یہ ہے کہ تارکین وطن نے اثاثوں کی پرکشش قیمتیں دیکھتے ہوئے اپنی سرمایہ کاری کا رخ دہلی سے پاکستان کی طرف موڑ دیا۔ اس کے علاوہ بینکوں کی رسائی بڑھنے اور قوم کی رسمی ذرائع سے آمد نے بھی اپنا اثر ڈالا۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ امریکہ سے ترسیلات کی بحالی مسلسل جاری ہے۔

شکل 6.9: کارکنوں کی ماہانہ ترسیلات زور کے رجحانات



شکل 6.10: کارکنوں کی بلحاظ ذرائع منتقلی ترسیلات



بلحاظ ذرائع منتقلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ بینکوں کے توسط سے آنے والی ترسیلات میں خاصا معقول اضافہ ہوا ہے جبکہ زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے ترسیلات میں معمولی کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.10)۔ اس کے اسباب یہ ہیں: (الف) زرمبادلہ کمپنی کے خلاف کارروائی کی صورت رقم چھیننے کا خوف، جیسا کہ ماضی میں ہوا تھا۔ (ب) بینکوں کی جانب سے بڑھتی ہوئی مسابقت، کیونکہ انہوں نے بھی زرمبادلہ کمپنیوں کی طرح بیرون ملک اداروں کے ساتھ دوطرفہ روابط

بنالئے ہیں۔ (ج) کم لاگت۔ بینکوں سے رقم بلا معاوضہ بھیجی جاسکتی ہیں، کیونکہ اسٹیٹ بینک متعلقہ اخراجات وصول کنندہ کے بینک کو لوٹا دیتا ہے۔ (د) بینک سے رقم کی ترسیل کے لیے ترغیبات مثلاً پی آر آئی (دیکھئے باکس 6.2)۔

باکس 6.2: بینکوں کے توسط سے ترسیلات کی ترغیبات

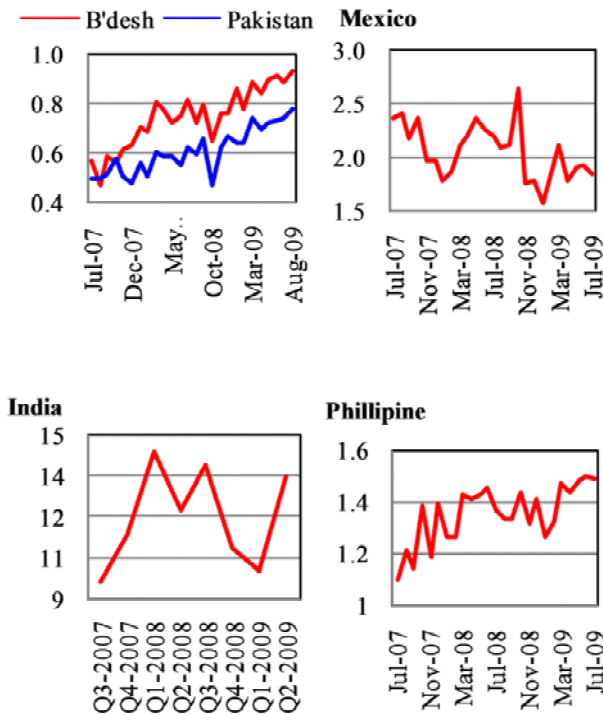
(1) اسٹیٹ بینک کا شعبہ مبادلہ پالیسی کمرشل بینکوں کی رسائی کا دائرہ بڑھانے کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں بینکوں کو ان کی ضروری مستعدی میں سہولت دینے کی غرض سے مذکورہ شعبہ بینکوں اور دیگر اداروں، خواہ پاکستان میں ہوں یا باہر، کے مابین ممکنہ معاہدے کے مسودے پر، ضروری ہوا تو اپنی رائے سے آگاہ کرے گا (ایف ای سرکلر، خط نمبر 5، 30 مئی 2008ء)۔

(2) ترسیلات بھیجنے والے اور وصول کنندہ کو کمزور نقصان سے بچانے اور بذریعہ بینک ترسیلات کی حوصلہ افزائی کے لیے اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور سمندر پار پاکستانیوں کی وزارت نے مشترکہ طور پر ”پاکستان ری بی ٹینس انی شیہ ایو“ شروع کیا ہے (ایف ای سرکلر نمبر 4، 22 اگست 2009ء)۔

(3) بیرون ملک قائم اداروں (جو پاکستان میں موجود بینکوں کے ساتھ ترسیلات سے متعلق مخصوص بندوبست کر چکے ہوں) کی مارکیٹنگ کے حوالے سے کوششوں کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت پاکستان ان کے مارکیٹنگ اخراجات پورے کرے گی (دیکھئے جدول 6.2.1) (ایف ای سرکلر نمبر 6، 19 اکتوبر 2009ء)۔

جدول 6.2.1: بینکوں کے ذریعے ترسیلات کے لیے ترغیبات	
بیرون ملک ادارے کی کسی خاص علاقے سے بھیجی گئی ترسیلات (مساوی امریکی ڈالر میں)	مارکیٹنگ اخراجات کی ادائیگی (بھیجی گئی ترسیلات کی شرح فیصد - مساوی امریکی ڈالر میں)
10 کروڑ تک	صفر
10 کروڑ سے زائد سے 40 کروڑ تک	اضافی رقم پر 0.50 فیصد (یعنی 10 کروڑ سے زائد کی ترسیلات پر)
40 کروڑ سے زائد سے 80 کروڑ تک	اضافی رقم پر 0.75 فیصد (یعنی 40 کروڑ سے زائد کی ترسیلات پر) نیز مندرجہ بالا حدود میں محسوب رقم
80 کروڑ سے زائد سے 120 کروڑ تک	اضافی رقم پر 1 فیصد (یعنی 80 کروڑ سے زائد کی ترسیلات پر) نیز مندرجہ بالا حدود میں محسوب رقم
120 کروڑ سے زائد	بھیجی گئی مجموعی ترسیلات پر 1 فیصد

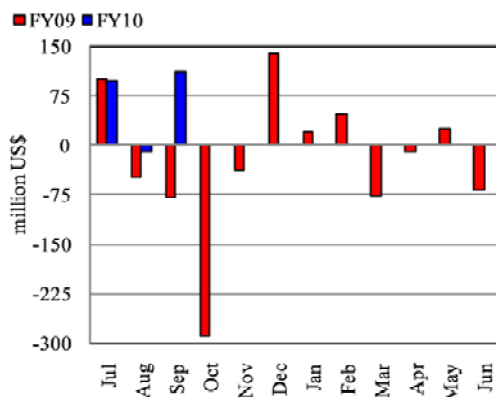
شکل 6.11: کارکنوں کی ترسیلات زر کا ملکی تقابل (ارب ڈالر)



عالمی کساد بازاری کے اثرات

حالیہ کساد بازاری نے شمالی امریکہ اور یورپ کے ان ملکوں سے آنے والی ترسیلات زر پر زیادہ اثر ڈالا جہاں زیادہ پاکستانی تارکین ہیں (دیکھئے شکل 6.11)۔ دوسری طرف ایشیا کے جن علاقوں (خصوصاً مشرق وسطیٰ) میں زیادہ پاکستانی تارکین ہیں وہاں ترسیلات کا رجحان پائیدار رہا۔ اس کی وجوہات یہ ہو سکتی ہیں: (الف) مشرق وسطیٰ میں مقیم تارکین اوسط سے کم حیثیت کے مالک ہیں جن کا وہاں پر مستقل قیام نہیں ہے، یہ لوگ آمدنی کا بیشتر حصہ اپنے اہل خانہ کے لیے پاکستان بھیج دیتے ہیں۔ (ب) مشرق وسطیٰ میں کساد بازاری اتنی شدید نہ تھی جتنی مغربی ملکوں میں دیکھی گئی۔

شکل 6.12: اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے میں تبدیلی



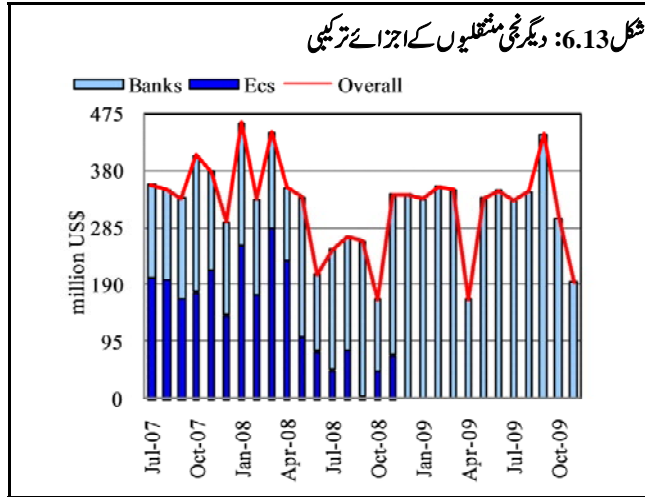
اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے

جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران بڑے اداروں کی رقوم آنے کے باعث اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں 231 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال اس عرصے میں 352 ملین ڈالر کا خالص انخلا ہوا تھا۔ جن اداروں کی رقوم آئیں ان میں اوجی ڈی سی، کے ای ایس سی اور اقوام متحدہ مشن شامل ہے۔ ان کھاتوں کے مابانہ رجحان پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ تر رقوم جولائی اور ستمبر 09ء میں آئیں۔ واضح رہے

کہ گزشتہ سال زیر نظر عرصے کے دوران شرح مبادلہ پر سخت دباؤ کے باعث اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں سے بڑی مقدار میں رقوم کا انخلا ہوا، تاہم بعد کے مہینوں میں شرح مبادلہ مستحکم ہونے سے اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں رقوم کی آمد کسی حد تک بحال ہو گئی (دیکھئے شکل 6.12)۔

دیگر نجی منتقلیاں

دیگر نجی منتقلیاں جولائی تا نومبر 09ء عرصے میں کم ہو گئی تھیں تاہم جولائی تا نومبر 10ء کے دوران خاصی حد تک بحال ہو گئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان منتقلیوں کے اجزائے ترکیبی بھی حالیہ مہینوں میں کسی حد تک تبدیل ہوئے۔ ماضی میں یہ رقم زرمبادلہ کمپنیوں اور بینک،



دونوں کے ذریعے منتقل ہوتی تھیں، جبکہ س 10ء میں یہ صرف بینکوں کے ذریعے گئیں (دیکھئے شکل 6.13)۔ زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کا بہاؤ کم ہونے کے باعث ان کے ذریعے منتقلیاں کم ہوئیں۔⁵ دوسری طرف بینکوں سے منتقلیاں بڑھنے کا سبب دیگر اداروں کی جانب سے اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں تبدیلی کا عمل تیز ہونا ہے۔ تبدیلی کے اس عمل کے دوران ہی اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کمپنیوں کو ہدایت کی کہ وہ بیرون ملک بینکوں میں اپنے نوٹسروں بند کر

کے ان کی رقوم پاکستان میں بینکوں کے اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں میں منتقل کر دیں (دیکھئے باکس 6.3)۔ چنانچہ بینکوں کی دیگر منتقلیوں میں اس اضافے کا سبب زرمبادلہ کمپنیوں کا مذکورہ اقدام ہو سکتا ہے۔

باکس 6.3: زرمبادلہ کمپنیوں میں رقوم کی آمد کو بینکوں کے ذریعے لانے کے اقدامات

(1) تمام مبادلہ کمپنیوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے موجودہ نوٹسروں کو بند کر دیں اور ان کھاتوں میں رکھی گئی رقوم کو پاکستان میں اپنے بیرونی کرنسی کھاتوں میں واپس لے آئیں۔ مزید برآں، زرمبادلہ کمپنیوں میں تمام مجاز رقوم کی آمد / اخراج کو صرف کمرشل بینکوں میں موجود غیر ملکی کرنسی کھاتوں کے ذریعے لایا جاسکتا ہے (ایف ای سرکل نمبر 09/04 مئی 2008ء)۔

(2) مبادلہ کمپنیوں کے لیے ان کی جانب سے برآمد کی گئی غیر ملکی کرنسیوں کا کم از کم 25 فیصد تک ان کے پاکستان میں بینکوں میں کھلے ہوئے غیر ملکی کرنسی کھاتوں میں لانا ضروری ہے۔ اس میں سے 10 فیصد بین ال بینک منڈی میں فروخت کیا جائے گا جبکہ باقی رقم پاکستان میں غیر ملکی کرنسی کھاتوں سے نقد امریکی ڈالر میں نکلائی جانی چاہیے (ایف ای سرکل نمبر 29/02 اپریل 2008ء)۔

(3) پہلے طے شدہ 10 فیصد کے بجائے ملک میں آنے والی ترسیلات زر (امریکی ڈالر کے مساوی) کا کم از کم 15 فیصد بین ال بینک منڈی میں فروخت کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے (ایف ای سرکل نمبر 29/02 اپریل 2008ء)۔

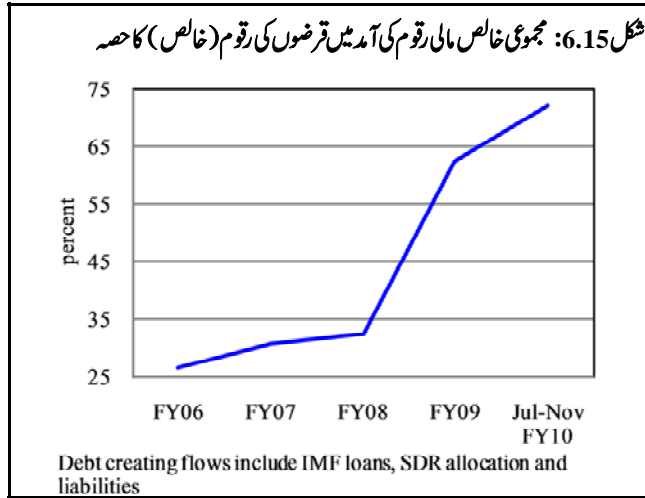
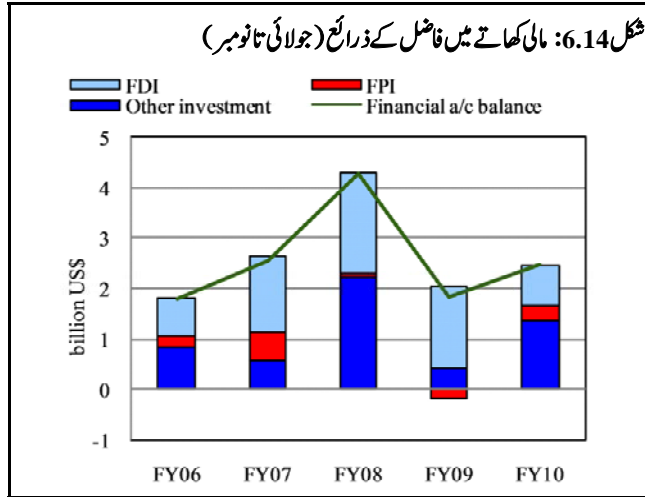
(4) مبادلہ کمپنیوں کو اپنے سودوں کے اختتامات ایسی غیر ملکی کمپنی سے کرنا چاہئیں جن کی مناسب کے وائے سی پالیسی اور ٹھوس موجودگی کے ساتھ ساتھ وہ کسی ضابطہ کاری میں چلنے والے مالی گروپ سے منسلک ہوں (ایف ای سرکل نمبر 10، یکم جنوری 2009ء)۔

⁵ زرمبادلہ کمپنیوں (ایف ای سیز) میں ملکی ترسیلات زر کے علاوہ دیگر کو خدمات کھاتے میں ایف ای سیز سے رقوم کے اخراج کے متقابلی اندراج میں درج کیا جاتا ہے۔

جدول 6.3: جاری حسابات کا توازن (جولائی تا نومبر) (ملین امریکی ڈالر)			
مطلق تبدیلی	میں 10ء	میں 09ء	
2,356.5	-4,697.0	-7,053.5	1۔ تجارتی توازن
-974.5	7,677.0	8,651.5	برآمدات
-3,331.0	1,2374.0	1,5705.0	درآمدات
872.0	-1,294.0	-2,166.0	2۔ خدمات (خالص)
337.4	-921.6	-1259.0	نقل و حمل
341.4	-273.6	-615.0	سفر
55.0	41.0	-14.0	مواصلاتی خدمات
8.2	-5.8	-14.0	تعمیراتی خدمات
-11.2	11.8	23.0	بیمہ خدمات
74.0	29.0	-45.0	مالی خدمات
-10.0	28.0	38.0	کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات
-8.0	-32.0	-24.0	رہائشی اور لائسنس فیس
368.0	-276.0	-644.0	دیگر تجارتی خدمات
-11.0	-11.0	0.0	ذاتی و ثقافتی و تفریحی خدمات
-251.0	178.0	429.0	سرکاری خدمات
-365.0	0.0	365.0	جس میں: لاجسٹک سپورٹ
995.0	-1,056.0	-2,051.0	3۔ آمدنی (خالص)
998.0	-1,058.0	-2,056.0	سرمایہ کاری آمدنی (خالص)
658.0	-775.0	-1,433.0	براہ راست سرمایہ کاری
98.0	-213.0	-311.0	جس میں: منافع اور منافع منقسمہ
147.0	-545.0	-692.0	خام تیل اور معدنیات کی خریداری
175.0	-60.0	-235.0	بزدائی سرمایہ کاری
24.0	-48.0	-72.0	جس میں: منافع منقسمہ
142.0	-185.0	-327.0	بیرونی قرض پر آئی ایم ایف چارجز اور سود
27.0	-23.0	-50.0	محلی بیرونی قرض پر سود
-34.0	6.0	40.0	ذخائر پر سود
27.0	-19.0	-46.0	دیگر (خالص)
17,35.0	5,688.0	3,953.0	4۔ جاری منتقلی (خالص)
1,789.0	5,657.0	3,868.0	محلی منتقلی
866.0	3,832.0	2,966.0	کارکنوں کی ترسیلات
583.0	231.0	-352.0	بیرونی کرنسی کھاتے - رہائشی
340.0	1,594.0	1,254.0	دیگر
-247.0	0.0	247.0	جس میں: مبادلہ کمپنیاں
-54.0	31.0	85.0	سرکاری منتقلی
5,958.5	-1,359.0	-7,317.5	جاری حسابات کا توازن
ح: مجموعی			

6.3 مالی کھاتہ

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران مالی کھاتے میں رقوم کی آمد، گزشتہ سال کے اسی عرصے میں تیزی سے کم ہونے کے بعد بڑی حد تک بحال ہو گئی (دیکھئے شکل 6.14)۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ آئی ایم ایف سے آنے والی رقوم میں اضافہ اور ایکویٹی مارکیٹ کے لیے بیرونی رقوم کی معقول بحالی تھی۔ تاہم اس عرصے کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری عالمی اور ملکی کساد بازاری کے باعث خاصی حد تک گر گئی، اس کی دیگر وجوہات سلامتی کے بڑھتے ہوئے خطرات اور بجلی کا مستقل بحران ہے۔



مالی کھاتے میں یہ بہتری برقرار رہنا ان وجوہات کے سبب مشکل ہے: (الف) آئی ایم ایف سے رقوم کی آمد بنیادی طور پر ایس ڈی آر پر مشتمل ہے جو یکبارگی ادائیگی ہے۔ (ب) ایکویٹی مارکیٹ میں رقوم کی آمد غیر یقینی ہوتی ہے، جیسا کہ ماضی سے ظاہر ہے۔

اس کے علاوہ قرض بڑھانے والی رقوم کی زائد آمد سے مجموعی مالی رقوم میں ان کا حصہ بڑھ رہا ہے (دیکھئے شکل 6.15)۔ یہ صورتحال بیرونی کھاتوں کے اوسط سے طویل مدتی استحکام کے لیے اچھا شگون نہیں ہے۔

6.3.1 خالص بیرونی سرمایہ کاری

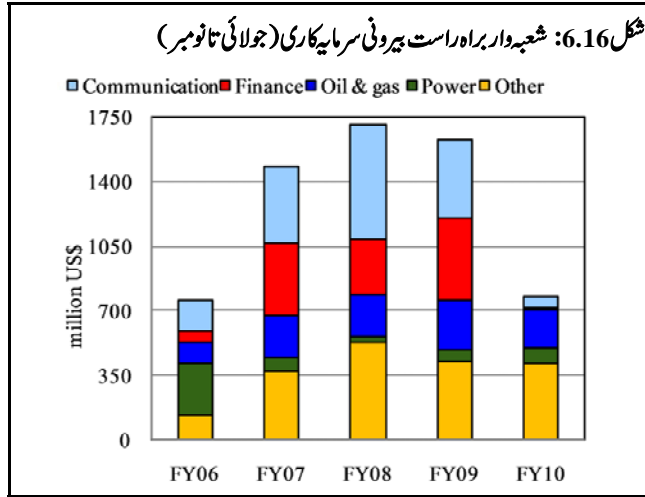
خالص بیرونی سرمایہ کاری میں مسلسل دوسرے سال بھی تخفیف جاری رہی۔ تاہم گزشتہ سال کے برعکس، جب یہ تخفیف وسیع البند تھی، اس سال جولائی تا نومبر کے دوران جزو دانی سرمایہ کاری کی زائد رقوم نے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کا جزوی ازالہ کر دیا۔ چنانچہ جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران خالص بیرونی سرمایہ کاری میں 25.6 فیصد کمی ہوئی جو کہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 29.6 فیصد تھی (دیکھئے جدول 6.4)۔

جدول 6.4: پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کی خالص آمد (جولائی تا نومبر) ملین امریکی ڈالر			
مہینہ (فیصد)	م 10ء	م 09ء	
بیرونی سرمایہ کاری	1,085.3	1,457.8	-25.6
الف۔ نجی سرمایہ کاری	1,092.1	1,474.6	-25.9
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	774.0	1,620.7	-52.2
جزدانی سرمایہ کاری	318.1	-146.1	317.7
ایکویٹی تسکات	318.1	-146.1	317.7
قرضہ تسکات	0	0	0
ب۔ سرکاری سرمایہ کاری	-6.8	-16.8	59.5
جس میں: قرضہ تسکات *	-6.8	-16.8	59.5
* خصوصی یو ایس ڈالر بانڈ، یورو بانڈ، ایف ای سی بی، ڈی بی سی، بی ملز اور پی آئی بی کی خالص خرید و فروخت			

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری گزشتہ سال کی طرح دباؤ میں رہی۔ عالمی اور ملکی کساد بازاری کے باعث براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی 'نوسر' سرمایہ کاری آمدنی، جزوی طور پر کمزور ہوئی تھی۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر کساد بازاری کے اثرات کو ملک میں عام بد امنی اور بجلی کے بحران نے دوچند کر دیا۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری مجموعی طور پر 52.3 فیصد گھٹ گئی۔ اس کا 32 فیصد نوسر سرمایہ کاری آمدنی، اور تقریباً 68 فیصد نقد سرمایہ کاری گھٹنے کی وجہ سے کم ہوا (دیکھئے جدول 6.5)۔

جدول 6.5: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری، شعبہ دار (جولائی تا نومبر) ملین امریکی ڈالر						
م 10ء			م 09ء			
مجموعی	نوسر سرمایہ کاری آمدنی	نقد	مجموعی	نوسر سرمایہ کاری آمدنی	نقد	
56.9	21.0	35.9	17.5	19.5	-1.9	کیمیکلز
20.6	15.8	4.7	38.8	28.1	10.7	پٹرولیم کی صفائی
207.3	52.4	154.9	275.5	91.9	183.7	تیل اور گیس کی تلاش
3.9	3.9	0.1	25.6	17.5	8.0	سینٹ
77.7	13.8	64.0	60.2	1.9	58.3	بجلی
33.3	6.0	27.3	73.1	20.1	53.1	تجارت
59.3	-38.7	97.9	366.7	37.1	329.6	ٹیلی مواصلات
18.0	-0.7	19.61	444.1	135.0	309.1	مالی کاروبار
20.1	1.7	18.4	49.7	1.7	47.9	ذاتی خدمات
276.8	16.5	260.3	269.3	76.4	192.9	دیگر
774.0	91.8	683.2	1,620.7	429.2	1,191.5	مجموعی

یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ تین سال (م 07ء تا م 09ء) کے دوران پاکستان کی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری مواصلات، مالی کاروبار اور تیل و گیس کی تلاش کے تین شعبوں میں مرکوز رہی۔ مالی کاروبار کی نموینی لاگت میں اضافے اور مواصلات میں سخت مسابقت کے بعد ان دونوں شعبوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران گر گئی (دیکھئے شکل 6.16)۔



اسی طرح تیل و گیس کی تلاش، پیٹرو کیمیکلز، ادویہ سازی، سیمنٹ، اور تجارت جیسے شعبوں میں بھی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں تخفیف ہوئی۔ تاہم توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری اس عرصے کے دوران 28.9 فیصد بڑھی۔ اہم شعبوں میں ہونے والی پیش رفت ذیل میں دی گئی ہے:

مواصلات

مواصلات کے شعبے میں کم سرمایہ کاری کی بڑی وجہ دراصل اس شعبے میں سیرشدگی (یا

مزید سرمایہ کاری کی گنجائش نہ ہونا) اور بعض کمپنیوں کو ہونے والے نقصانات ہیں۔ اس شعبے کے منافع میں کمی یا نقصانات بڑھنے کے اہم عوامل یہ ہیں: (الف) سمز (SIMs) کی ری رجسٹریشن (ب) بھاری ٹیکسز اور سم کی ایکٹیویشن کے اخراجات (ج) سخت مسابقت کے باعث اشتہارات پر بھاری رقم صرف ہونا۔

مالی کاروبار

انضمام اور تحویل کی غیر موجودگی، اور بینکوں کے تنوینی اخراجات بڑھنے کے سبب نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی اس شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کرنے کے بڑے اسباب ہیں۔ اس کے علاوہ ان بینکوں میں سے ایک کے 14 ملین ڈالر ”انٹر کمپنی“ قرضے کی ادائیگی بھی اس شعبے میں کم سرمایہ کاری کا ایک سبب تھا۔

تیل و گیس کی تلاش

تیل و گیس کی تلاش میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری جولائی تا نومبر عرصے میں گزشتہ پانچ برس سے بڑھ رہی تھی تاہم س10ء کے اس عرصے میں یہ کم ہو گئی۔ اس کے جزوی اسباب دہشت گردی کے خلاف حالیہ جنگ کے باعث صوبہ سرحد میں اوجی ڈی سی کی سرگرمیوں میں کمی، اور دوران عرصہ تیل و گیس کی اوسط کم قیمتوں کے باعث نو سرمایہ کاری آمدنی کا کم رہنا شامل ہیں۔

توانائی کا شعبہ

مذکورہ بالا شعبوں کے برعکس، توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری نے معقول نمو دکھائی جس کی بڑی وجہ پورٹ قاسم میں کے ای ایس سی کے 560 میگا واٹ منصوبے میں 30 ملین ڈالر، اور اُچ پاور پروجیکٹ کے لیے 20 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری ہے۔

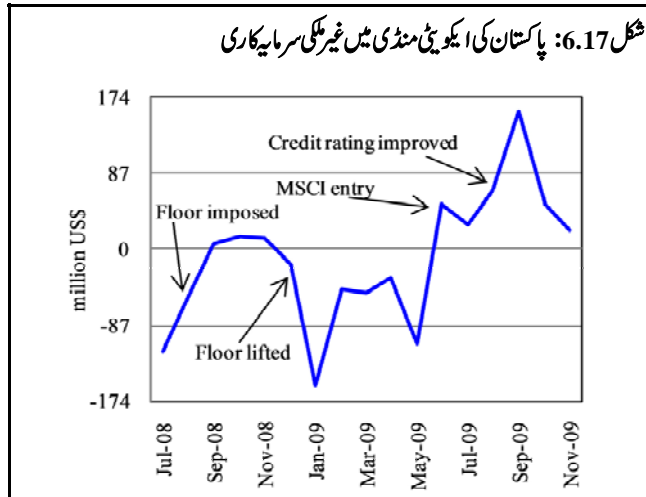
اس کے علاوہ جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران پیکیجز (پرائیویٹ) لمیٹڈ (کاغذ اور گودا) میں 80 ملین ڈالر اور پراکٹر اینڈ گیمبل پاکستان (کیمیکلز) میں 24 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری ہوئی۔

مختلف ملکوں کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ جیسے بڑے معاونین کی طرف سے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری زیر جائزہ عرصے میں گر گئی جبکہ عرب امارات اور نیدرلینڈز کی طرف سے اس میں اضافہ ہوا۔ ہانگ کانگ، جاپان اور سنگا پور کی طرف سے بھی بیرونی سرمایہ کاری میں کمی درج کی گئی۔

عالمی اقتصادیات، اور منافع کی متوقع بحالی کے پیش نظر ابھرتی ہوئی منڈیوں میں م س 10ء کے اگلے عرصے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے بحال ہونے کا امکان ہے۔ اس کے اسباب یہ ہیں: (الف) نمو کے حالیہ عرصے میں اضافے میں ابھرتی ہوئی منڈیاں پیش پیش ہیں (ب) ترقی یافتہ ملکوں میں شرح سود چونکہ نسبتاً نچلی سطح پر ہے اس لیے سرمائے کا رخ ابھرتے ہوئے ممالک کی طرف ہوسکتا ہے۔⁶ اس تناظر میں پاکستان بنیادی ڈھانچے سے متعلق مسائل دور کر کے اور اقتصادی نمو بڑھانے کے لیے سرمایہ کاری کو اپنی جانب راغب کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس نوعیت کی سرمایہ کاری کا رخ خدمات کے شعبے سے اشیاء سازی کے شعبے، خصوصاً برآمدی صنعتوں کی طرف موڑنے کی بھی ضرورت ہے۔

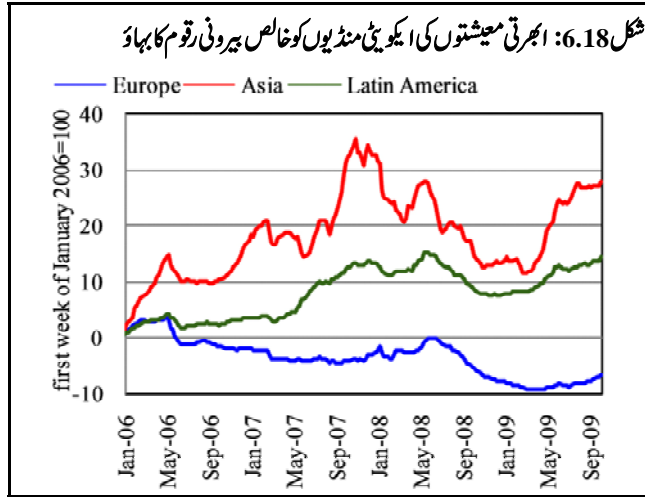
جزدانی سرمایہ کاری

جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران جزدانی سرمایہ کاری میں 301 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران اس میں سے 182 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا تھا۔ یہ پورا اضافہ اسٹاک مارکیٹ میں بلند سرمایہ کاری کی بنا پر ہوا (دیکھئے شکل 6.17)۔



اس اضافے کا تعلق بعض مثبت تبدیلیوں سے جوڑا گیا: (الف) مورگن اسٹینلی کیپٹل انٹرنیشنل (ایم ایس سی آئی) فرنٹیر انڈیکس میں پاکستانی انڈیکس کی دوبارہ شمولیت (ب) آئی ایم ایف کی جانب سے ایس بی اے میں اضافہ اور ایس ڈی آر مختص کیا جانا (ج) اسٹینڈرڈ اینڈ پورز نے پاکستان کی ریاستی درجہ بندی CCC+ سے بڑھا کر B کر دی، جبکہ موڈیز نے پاکستان کا اقتصادی منظر نامہ 'منفی' سے بدل کر 'مستحکم' کر دیا۔

⁶ ابھرتی ہوئی معیشتوں کو سرمائے کی منتقلی پر ادارہ برائے عالمی مالی تحقیق کا نوٹ (3 اکتوبر 2009ء)۔



پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ میں بلند سرمایہ کاری موجودہ عالمی رجحان کے عین مطابق ہے۔ ابھرتے ہوئے ممالک کی ایکویٹی منڈیوں کی طرف غیر ملکی رقوم کے بہاؤ میں بڑے پیمانے کی مالیاتی اور زرعی مہمیں، اور عالمی سیالی سہولت کارفرما ہے چنانچہ 2009ء کی دوسری سہ ماہی میں مذکورہ بہاؤ بحال، اور تیسری سہ ماہی میں مزید مستحکم ہوا (دیکھئے شکل 6.18)۔

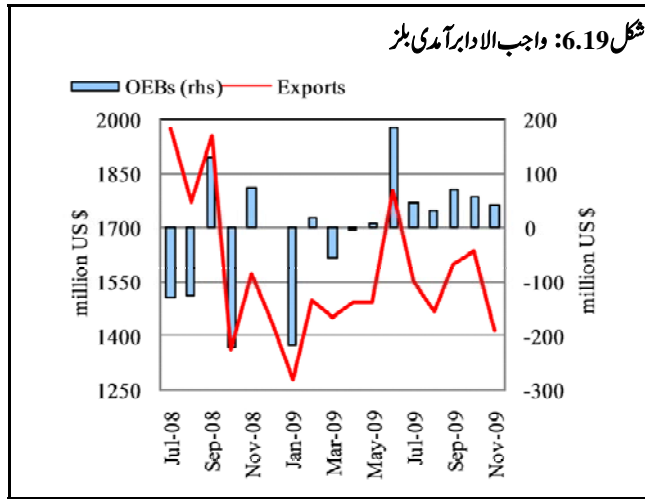
اس کے علاوہ دیگر ابھرتے ہوئے ملکوں کی طرح پاکستان یورو بانڈ اور ڈالر ٹریژری بانڈ کے مابین یافت پر تفاوت کم ہو گیا ہے جو کہ رجحان کے نزدیک تر ہے تاہم تاریخ اجرا پر شرح سے زائد ہے (بحران سے ما قبل کی غیر معمولی طور پر کم شرح) (دیکھئے جدول 6.6)۔

جدول 6.6: مختلف ریاستی بانڈ کی کارکردگی							
مالیت ملین امریکی ڈالر، یافت فیصد میں							
اجرا کا سال	بانڈ	میعاد	تکمیل عرصیت	مالیت	اجرا پر یافت	30 جون 2009ء کو یافت	30 نومبر 2009ء کو یافت
مئی 06ء	یورو	10 سال	مارچ 16ء	500	7.1	15.3	9.1
مئی 06ء	یورو	30 سال	مارچ 36ء	300	7.9	15.0	10.5
مئی 07ء	یورو	10 سال	جون 17ء	750	6.9	14.2	9.9
یو ایس ٹریژری بانڈ سے تفاوت							
			تاریخ اجرا		30 جون 2009ء	30 نومبر 2009ء	
مئی 06ء	یورو	10 سال	2.4	11.8	5.9		
مئی 06ء	یورو	30 سال	3.1	10.7	6.3		
مئی 07ء	یورو	10 سال	1.8	10.7	6.7		

اس تفاوت کے گھٹنے سے عالمی بازار سرمایہ تک کئی ابھرتے ہوئے ملکوں نے پہلی کی طرح رسائی حاصل کر لی ہے۔ چنانچہ پاکستان بھی اس بازار میں امکانات تلاش کرنے پر غور کر سکتا ہے اگرچہ یہ امکانات پہلے جاری کیے گئے بانڈز کے مقابلے میں بلند شرح پر حاصل ہوں۔

6.3.2 واجب الادا برآمدی بل

جولائی تا نومبر مئی 10ء کے دوران واجب الادا مجموعی برآمدی بل میں 246 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے میں 268 ملین ڈالر کی



کی واقع ہوئی تھی۔ ماہانہ اعداد و شمار پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان واجب الادا بلوں میں ردوبدل برآمدات پر پیش رفت کے عین مطابق ہے (دیکھئے شکل 6.19)۔

6.3.3 کرنسی اور امانتیں (اثاثہ جات)

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران کرنسی اور امانتیں، گزشتہ برس کے اسی عرصے کی 123 ملین ڈالر کی کے برعکس 111 ملین ڈالر بڑھ گئیں۔ اس اضافے کی بڑی وجہ ایف ای نوٹروں میں اضافہ ہے۔

6.3.4 طویل مدتی سرکاری قرضے

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران طویل مدتی سرکاری قرضوں میں 986 ملین ڈالر خالص اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال اس عرصے کے دوران 126 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا۔ اس بہتری میں بڑا حصہ ”برج فنانشنگ“ کے لیے آئی ایم ایف سے 745 ملین ڈالر ملنے کا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت پنجاب کی کارگزاری بڑھانے کے منصوبے کے لیے ایشیائی بینک سے 151 ملین ڈالر، اور بینظیر انکم سپورٹ پروگرام اور اعلیٰ تعلیم کے لیے عالمی بینک سے 265 ملین ڈالر قرض لیا گیا۔ جہاں تک ادائیگی کا تعلق ہے تو زیر جائزہ عرصے میں قسط وار واپسی 222 ملین ڈالر کم ہو گئی۔

6.3.5 قلیل مدتی سرکاری قرضے

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران قلیل مدتی سرکاری قرضوں میں 434 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا۔ اس میں بڑا حصہ اسلامی ترقیاتی بینک کو 334 ملین ڈالر کی واپسی کا تھا۔

6.3.6 نجی قرضے

زیر جائزہ عرصے کے دوران نجی قرضوں کا 11 ملین ڈالر خالص اخراج ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 147 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی۔ رواں سال نجی شعبے کے قرضوں میں 167 ملین ڈالر آمد ہوئی جبکہ گزشتہ سال 178 ملین ڈالر کی قرض ادائیگی ہوئی تھی۔ رقوم حاصل کرنے والی بڑی کمپنیوں میں وارد ٹیلی کام (19.7 ملین ڈالر)، وٹین ٹیلی کام (17.3 ملین ڈالر) اور اینگروائر جی (پرائیویٹ) لمیٹڈ (34 ملین ڈالر) شامل ہیں۔

6.3.7 کرنسی اور امانتیں (واجبات)

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران کرنسی اور امانتوں میں 19 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے کے دوران 142 ملین ڈالر کی کمی واقع

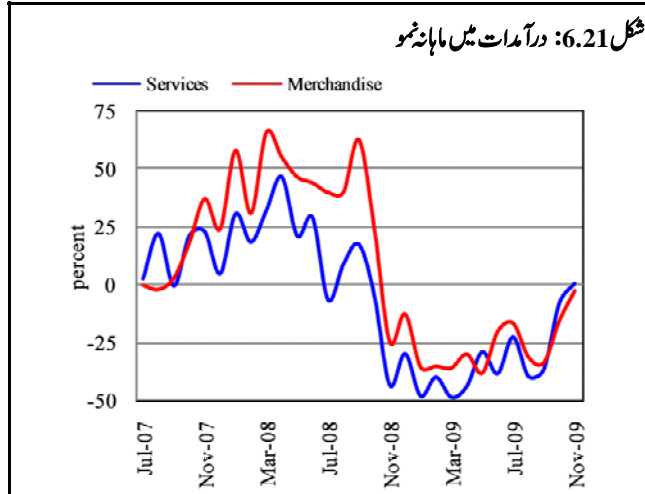
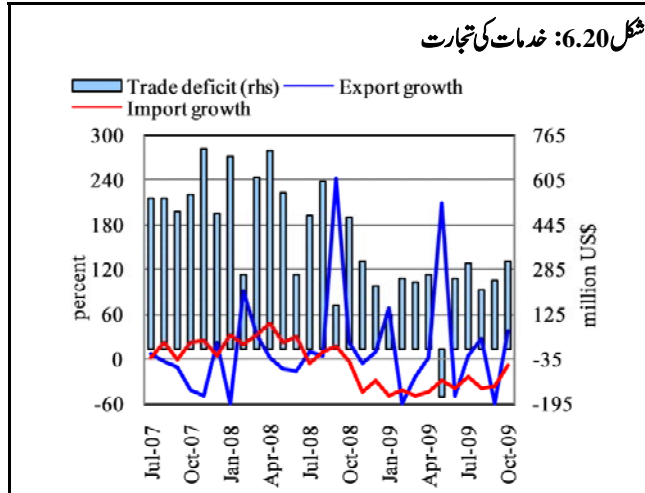
ہوئی تھی۔ اس اضافے کی اہم وجہ تجارتی مالکاری کی، گزشتہ سال کے اس عرصے کے مقابلے میں، نسبتاً کم ادائیگی تھی۔ گزشتہ مالی سال جولائی تا نومبر عرصے کے دوران تجارتی مالکاری میں 397 ملین ڈالر کی واقع ہوئی تھی۔ اس سے قطع نظر رواں مالی سال میں یہ مالکاری شرح مبادلہ کے استحکام کے باعث صرف 41 ملین ڈالر تک محدود ہے۔

جدول 6.7: مالی کھاتہ (جولائی تا نومبر) ملین امریکی ڈالر			
مالی کھاتہ (خالص)	م 09ء	م 10ء	سال بسال تبدیلی (فیصد)
مالی کھاتہ (خالص)	1,845.0	2,488.0	34.9
براہ راست سرمایہ کاری بیرون ملک	-8.0	36.0	-550.0
براہ راست سرمایہ کاری پاکستان میں	1,621.0	774.0	-52.3
ایکویٹی سرمایہ	1,191.0	614.0	-48.4
جس میں: نجکاری آمدنی	0.0	0.0	0.0
نوسرمایہ کاری آمدنی	430.0	160.0	-62.8
جزدانی سرمایہ کاری	-182.0	301.0	265.4
ایکویٹی تسکات	-168.0	308.0	283.3
قرضہ تسکات	-14.0	-7.0	50.0
خالص بیرونی سرمایہ کاری	1,431.0	1,111.0	-22.4
دیگر سرمایہ کاری	414.0	1,377.0	232.6
اجاڑے	391.0	-357.0	-191.3
1۔ واجب الادا برآمدی بل (برآمد کنندگان)	123.0	-213.0	-273.2
2۔ واجب الادا برآمدی بل (ڈی ایم بی)	145.0	-33.0	-122.8
3۔ کرنسی اور اثاثیں	123.0	-111.0	-190.2
جس میں بینک	73.0	-81.0	-211.0
واجبات	23.0	1,734.0	7,439.1
1۔ بیرونی طویل مدتی سرکاری قرضے (خالص)	126.0	986.0	682.5
منصوبہ جاتی قرضے	298.0	284.0	-4.7
غیر منصوبہ جاتی قرضے	565.0	1,217.0	115.4
بالاقسط ادائیگی	737.0	515.0	-30.1
2۔ نجی قرضے	147.0	-11.0	-107.5
جس میں: فراہم کنندگان کے قرضے	254.0	167.0	-34.3
فراہم کنندگان کے قرضوں کی ادائیگی	107.0	178.0	66.4
3۔ طویل مدتی سرمایہ (سرکاری)	-137.0	-434.0	-216.8
جس میں: آئی ڈی بی (خالص)	-37.0	-334.0	-802.7
4۔ کرنسی اور اثاثیں	-142.0	19.0	113.4
5۔ دیگر واجبات	23.0	1,174.0	5,004.3

ج: عبوری ماخذ: شعبہ شماریات، بینک دولت پاکستان

6.4 خدمات کی تجارت

میں 2009ء کے رجحان کے مطابق خدمات کی تجارت کا خسارہ معقول حد تک یعنی 40.3 فیصد کم ہو گیا جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں یہ کمی 24.1 فیصد تھی (دیکھئے شکل 6.20)۔ خدمات کی تجارت میں خسارہ کم ہونے کی بنیادی وجہ خدمات کی درآمد میں کمی ہے جس نے زیر جائزہ عرصے کے دوران خدمات کی برآمدات میں ہونے والی کمی کا ازالہ کر دیا۔



خدمات کی درآمد کے تمام بڑے زمروں میں کمی آئی ماسوائے سرکاری خدمات اور تعمیرات و بیمہ (خدمات کی مجموعی درآمد میں ان دو کا حصہ برائے نام ہے)۔ مصنوعات کی درآمد میں بحیثیت مجموعی کمی (دیکھئے شکل 6.21) کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ کمپنیوں کی رقوم کے اخراج پراسٹیٹ بینک کی کڑی نگرانی (دیکھئے باکس 6.4) نے خدمات کی درآمد کو اب تک چٹائی سطح پر روک رکھا ہے۔

خدمات کی برآمدی نمو میں جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران کمی کی جزوی وجہ بعض عوامل ہیں مثلاً مصنوعات کی برآمد میں کمی، پاکستان انٹر لائن کی نشستوں کا مکمل طور پر نہ ہونا، نقل و حمل میں سہولت کے عوض عدم وصولی اور آئی ٹی خدمات کی برآمد گرنا۔

10ء کے دوران کمی کی جزوی وجہ بعض عوامل ہیں مثلاً مصنوعات کی برآمد میں کمی، پاکستان انٹر لائن کی نشستوں کا مکمل طور پر نہ ہونا، نقل و حمل میں سہولت کے عوض عدم وصولی اور آئی ٹی خدمات کی برآمد گرنا۔

باکس 6.4: زرمبادلہ کمپنیوں کی جانب سے رقوم کی بیرون ملک منتقلی پراسٹیٹ بینک کی پابندیاں

اسٹیٹ بینک نے ضابطہ کار کی حیثیت سے زرمبادلہ کی منڈی میں سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے۔ گزشتہ اٹھارہ مہینوں کے دوران اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں کی سرگرمیوں کی مانیٹرنگ کو بہتر بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

1۔ مبادلہ کمپنی کے لیے بیرون ملک رقوم بھجوانے کی حد کو اسے گزشتہ ماہ موصول ہونے والی ملکی ترسیلات زر کے 75 فیصد تک محدود کر دیا گیا (ایف ای سرکلر نمبر 09، 04 مئی 2008ء)۔

2۔ امریکی ڈالر کے علاوہ مبادلہ کمپنیوں کو برطانوی پاؤنڈ اسٹرلنگ، یورو اور یو اے ای درہم میں نقد رقوم برآمد کرنے کی اجازت نہیں دی گئی (ایف ای سرکلر نمبر 09، 04 مئی 2008ء)۔

3- کرنسی لے جانے والے افراد کے لیے مبادلہ کمپنی کا ملازم ہونا ضروری ہے (ایف ای سرکلر نمبر 10، 12 دسمبر 2008ء)۔

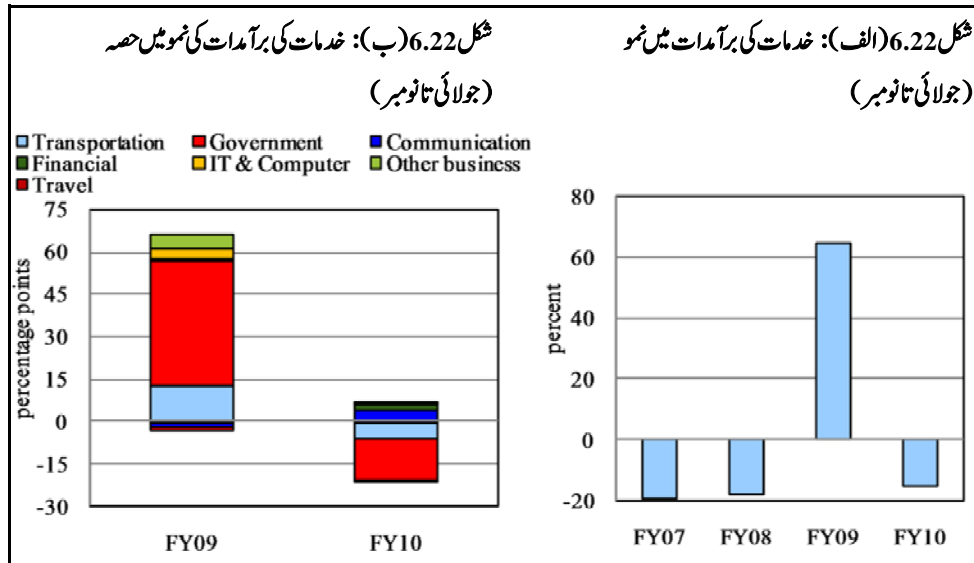
4- تمام مبادلہ کمپنیوں کے لیے برآمدی سامان کی چینٹ سے قبل بیرون ملک ادارے سے سمجھوتے کو حتمی شکل دینا لازمی قرار دے دیا گیا۔ مجاز غیر ملکی کرنسی کی برآمد کے لیے ہر درخواست کے ساتھ نظام سے نکلنے والی ڈیل ٹکٹ کا منسلک ہونا ضروری ہے (ایف ای سرکلر نمبر 10، 12 دسمبر 2008ء)۔

5- ترسیلات زر کی بیرون ملک منتقلی یا صارفین کو غیر ملکی کرنسیوں کی فروخت کی صورت میں تمام مبادلہ کمپنیوں کے لیے 50 ہزار ڈالر یا اس سے زائد (یا دیگر غیر ملکی کرنسیوں کے مساوی) مالیت کے تمام سودوں کے لیے اسٹیٹ بینک سے پیشگی اجازت لینا ہوگی (ایف ای سرکلر نمبر 06، 08 جولائی 2008ء)۔

6- مبادلہ کمپنیوں کے لیے روزمرہ بنیادوں پر 5 ہزار امریکی ڈالر یا اس سے زائد (یا مساوی) کے تمام سودوں کے متعلق اسٹیٹ بینک کو معلومات کی فراہمی ضروری ہے جو کہ کسی مبادلہ کمپنی نے (i) اووری کاؤنٹر خرید و فروخت اور (ii) تمام متعلقہ دستاویزات کے ساتھ بیرون ملک ترسیلات کے ذریعے کیے ہوں (ایف ای سرکلر نمبر 29، 02 اپریل 2008ء)۔

6.4.1 خدمات کی برآمد

خدمات کی مجموعی برآمد میں جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 8.6 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ برس 51.2 فیصد کمی نمایاں ہوئی تھی (دیکھئے شکل 6.22 الف اور جدول 6.8)۔ حالیہ کمی کی اہم وجہ نقل و حمل اور حکومتی خدمات کی برآمد میں ہونے والی تخفیف ہے (دیکھئے شکل 6.22 ب)۔ اس کے برعکس سفر، ٹیلی مواصلات، مالی خدمات اور دیگر کاروباری خدمات کی برآمد نے رواں مالی سال کے ابتدائی چار ماہ میں نمو کا مظاہرہ کیا۔



نقل و حمل کی خدمات کی برآمد میں جولائی تا نومبر س 10ء کے دوران 16.6 فیصد کمی دیکھی گئی، گذشتہ سال اس میں 32.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کمی کے اسباب ملکی فضائی کمپنیوں کی آمدنی میں کمی، مصنوعات کی برآمد میں کمی اور محدود پروازوں کے باعث غیر ملکی فضائی کمپنیوں کی طرف سے ادائیگیوں کا گھٹنا ہے۔

جدول 6.8: خدمات کی برآمدات (جولائی تا نومبر) ملین امریکی ڈالر						
حصہ (فیصد)		نمو (فیصد)		مطلق قدر		
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	گروپ
31.8	34.9	-16.6	32.6	478.0	573.0	نقل و حمل
27.8	34.8	-26.9	168.5	418.0	572.0	سرکاری خدمات
14.3	13.1	-0.5	36.1	214.0	215.0	دیگر کاروباری خدمات
7.4	5.3	27.6	-18.7	111.0	87.0	سفر
7.2	2.2	200.0	-39.0	108.0	36.0	مواصلاتی خدمات
4.7	1.6	159.3	50.0	70.0	27.0	مالی خدمات
5.1	5.0	-6.1	49.1	77.0	82.0	کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات
1.1	1.9	-48.4	138.5	16.0	31.0	بیمہ خدمات
0.4	0.5	-33.3	-40.0	6.0	9.0	تعمیراتی خدمات
0.2	0.6	-70.0	-37.5	3.0	10.0	رائٹنگ اور لائسنس فیس
		-8.6	51.2	1,501.0	1,642.0	مجموعی برآمدات

ایک اہم ذیلی زمرہ ملکی فضائی کمپنیوں کی 'راہ داری آمدنی' ہے جو زیر جائزہ عرصے میں 5.9 فیصد گر گئی جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 12.9 فیصد بڑھی تھی۔ واضح رہے کہ 'راہ داری آمدنی' کا حصہ نقل و حمل کی خدمات کی برآمد میں نصف سے زائد ہے۔ ملکی فضائی کمپنیوں کی بین الاقوامی پروازوں پر نشستوں کا نامکمل پُر ہونا بظاہر کمزور عالمی اور ملکی معیشت کا عکاس ہے۔

اسی طرح جولائی تا نومبر میں 10ء کے دوران گرتی ہوئی برآمدی نمو کی وجہ سے باربرداری آمدنی 45.6 فیصد کم ہو گئی۔ غیر ملکی فضائی اور بحری کمپنیوں کی مقامی ادائیگیاں 8.6 فیصد گر گئیں جس کی وجہ یہ تھی کہ صوبہ سرحد میں دہشت گرد حملوں کے بعد خلیجی ریاستوں کی چھ فضائی کمپنیوں نے اپنی پروازیں روک دی تھیں۔⁷

نقل و حمل کی خدمات کی طرح کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات کی برآمد میں بھی کمی دیکھی گئی جو زیر جائزہ عرصے میں 6.1 فیصد (یعنی 3.6 ملین ڈالر) کم ہو گئی جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے میں 49.1 فیصد کی شاندار نمو ہوئی تھی۔ سوفٹ ویئر مشاورتی خدمات کی زبردست کارکردگی (جولائی تا اکتوبر میں 10ء میں 95.4 فیصد سال بسال نمو) کے اثرات کمپیوٹر خدمات کے دیگر زمروں کی کارکردگی (جولائی تا اکتوبر میں 10ء میں 61.1 فیصد سال بسال کمی) سے زائل ہو گئے۔

ملک میں آئی ٹی صنعت کی ترقی میں کئی مسائل حائل ہیں مثلاً قانونی فریم ورک کا نامکمل نفاذ، معیاری افراد کار کی قلت اور ماکاری مسائل۔ نیز عالمی کساد بازاری کے اثرات نے بھی آئی ٹی صنعت کو اپنی پلیٹ میں لینا شروع کر دیا ہے چنانچہ برآمدات کی سمندر پار طلب میں 09ء سے گر

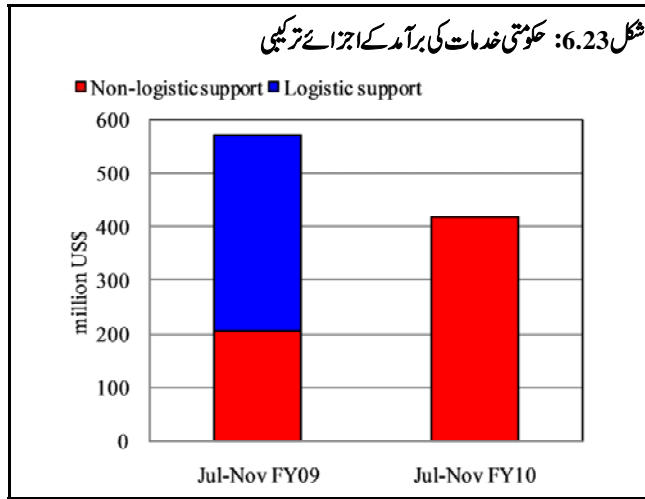
⁷ ان میں سعودی ایئر لائنز، ایمریش، ایئر لائن، گلف ایئر، اتحاد ایئر ویز اور قطر ایئرز شامل ہیں۔

رہی ہے تاہم ترقی یافتہ ملکوں میں (جو پاکستان کی آئی ٹی سے متعلق مصنوعات کے اہم خریدار ہیں) طلب بحال ہونے سے اس زمرے کی برآمدات بڑھنے کا امکان ہے۔

عالمی اقتصادی بحران سے فروخت کا عمل مزید طویل ہو گیا ہے، اور ”ان سوریٹس“ اور قیمتوں کا دباؤ پیدا ہو گیا ہے۔ ”سی بی آئی“ کے مطابق⁸ یورپی ممالک کی منڈیاں اگلے برسوں کے دوران سمندر پار سرگرمیوں میں اس سے زیادہ زور و شور سے کاروبار کریں گی جتنا وہ اس بحران سے پہلے کرتی تھیں، چنانچہ ترقی پذیر ملکوں کے لیے موقع ہے کہ وہ مستقبل کے امکانات سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔

حکومت آئی ٹی کی برآمدات بڑھانے کے لیے کوشاں ہے اور وہ بعض ٹھوس اقدامات کر چکی ہے جن کا ذکر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ 2008-09ء میں کیا گیا ہے۔ حکومت نے آئی سی ٹی ٹاسک فورس بنائی جس کا کام سوفٹ ویئر برآمدات کا فروغ، ملکی سافٹ ویئر کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور ٹیلی مواصلات آلات کی صنعت کی ترقی، شہریوں کی اہلیت کو پیش نظر رکھ کر اطلاقی خدمات خصوصاً مقامی زبانوں میں ان کی تیاری، آئی ٹی تعلیم میں داخلے اور معیار بڑھانا، آئی ٹی ٹیلی مواصلات شعبوں کے فروغ کے لیے سفارشات دینا، ترغیبات تجویز کرنا اور سرکاری ونچی شعبے میں سرمایہ کاری کی ضروریات کا تخمینہ لگانا ہے۔ اس ٹاسک فورس نے اطلاعی ٹیکنالوجی کے پہلے پانچ سال (2010ء تا 2015ء) پر حتمی دستاویز منصوبہ بندی کمیشن کو پیش کر دی ہے۔ آئی ٹی پالیسی کو نہ صرف تجارتی پالیسی میں بلکہ اگلے پنجسالہ منصوبے میں بھی شامل کیا جانا چاہیے۔ آئی سی ٹی ٹاسک فورس عالمی اقتصادی بحران کے پاکستان پر اثرات کم کرنے کے لیے ہنگامی منصوبہ بھی بنا رہی ہے۔

خدمات کی برآمد کی طرح حکومتی خدمات کی برآمد میں بھی جولائی تا نومبر مہر م 10ء کے دوران 26.9 فیصد کمی آئی، گزشتہ برس اسی عرصے میں



168.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ اتار چڑھاؤ افغانستان کی نیٹو فورسز کو دی گئی نقل و حمل کی سہولت کے عوض امریکہ سے رقم کی وصولی میں پائی جانے والی غیر یقینی صورتحال کی عکاسی کرتا ہے۔

تاہم ’ننان لاجسٹک سپورٹ‘ خدمات کی کارکردگی قابل تعریف ہے جو جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران سال بسال 101.9 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ برس 2.9 فیصد کمی آئی تھی (دیکھئے شکل 6.23)۔ اس زمرے کی

عمدہ کارکردگی کا سبب پاکستانی سفارت خانوں کی ترسیلات میں اضافہ اور بین الاقوامی اداروں کو بھاری رقوم کی منتقلی ہے۔

⁸ سی بی آئی یورپی یونین کا ”سینٹر فار پروموشن آف ایپورٹس فرام ڈویلپنگ کونٹریز“ ہے۔

جولائی تا نومبر 10ء کے دوران نقل و حمل، آئی ٹی اور حکومتی خدمات کی برآمدات میں کمی کے برعکس مواصلات، سفر اور مالی خدمات کی برآمد میں عمدہ نمو دیکھی گئی۔ اس عرصے کے دوران مواصلاتی خدمات کی برآمد میں 200 فیصد کی قابل تعریف نمو ہوئی، گزشتہ برس اس میں 39 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ مذکورہ شاندار نمو کا سبب غیر قانونی ایکس پیئر کے خلاف پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کے سخت اقدام کے بعد تسلیم شدہ ٹیلی مواصلاتی آپریٹرز کے ذریعے خدمات کی برآمد میں اضافہ ہے۔ چنانچہ خدمات کی مجموعی برآمد میں مواصلاتی خدمات کا حصہ زیر جائزہ عرصے میں بڑھ کر 7.2 فیصد ہو گیا جو گزشتہ برس اسی عرصے میں 2.2 فیصد تھا۔

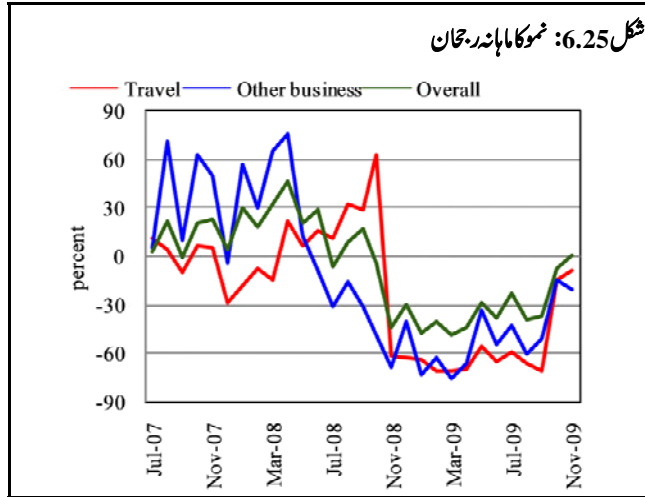
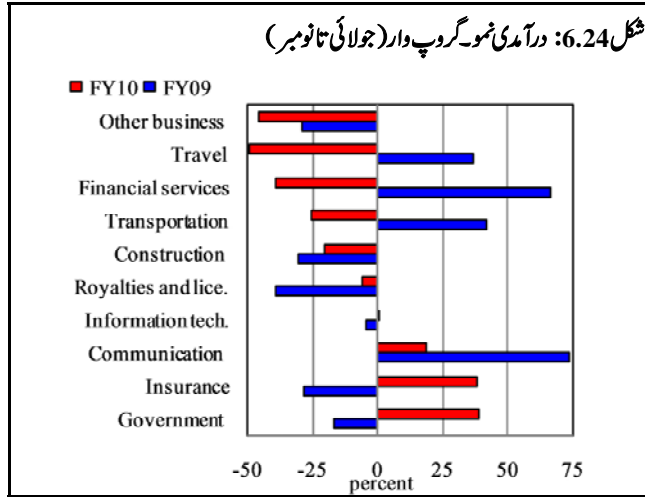
اسی طرح سفری خدمات کی برآمد بھی رواں مالی سال کے پہلے پانچ ماہ کے دوران عمدہ رہی۔ جولائی تا نومبر 10ء کے دوران غیر ملکی سیاحوں کی وجہ سے (مجموعی سفری خدمات کی برآمد میں غیر ملکی سیاحوں کا حصہ تقریباً 90 فیصد ہے) ان برآمدات میں 27.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں 18.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ تاہم اس نمو کا سبب گزشتہ برس کے اعداد و شمار کی نسبتاً کم سطح بھی ہے کیونکہ زیر جائزہ عرصے کی اضافی رقم صرف 24 ملین ڈالر ہے جبکہ گزشتہ برس 20 ملین ڈالر کی آئی تھی۔ عالمی کساد بازاری کی وجہ سے ٹور آپریٹرز نے اپنے منصوبوں میں کٹوتی کی ہے اور کثیر قومی اداروں نے کاروباری دورے اور تقریبات کم کر دی ہیں جس سے سفری خدمات کی برآمد بھی کم ہو گئی۔

سفری خدمات کی صنعت اپنی متعلقہ صنعتوں سیاحت اور ہوٹل پر منحصر ہوتی ہے، پاکستان کی ان دونوں صنعتوں میں سرمایہ کاروں اور سیاحوں کے لیے بڑے امکانات پائے جاتے ہیں۔ عالمی کساد بازاری سے دیگر شعبوں کی طرح ہوٹل انڈسٹری بھی متاثر ہوئی اور اس کی آمدنی میں نمو اس کساد بازاری اور پاکستان کے بعض علاقوں میں مستقل بد امنی کے باعث تیزی سے گر گئی۔

جدول 6.9: دیگر کاروباری خدمات کی برآمد- اہم عناصر (جولائی تا اکتوبر) ملین امریکی ڈالر			
م 10ء	م 09ء	م 08ء	
8.8	4.5	14.0	خرید و فروخت اور تجارت سے متعلق خدمات
29.7	26.9	18.0	کاروبار اور انتظامی مشاورت
50.3	48.0	39.6	انجینیئرنگ
6.7	8.1	6.9	منڈی کی اعلیٰ تحقیق اور رائے عامہ
12.5	21.5	7.0	تعمیرات، انجینئرنگ اور تکنیکی
69.3	88.7	48.0	متفرق دیگر کاروباری خدمات
-12.6	-42.9	-29.1	ری فنڈ
173.2	170.7	117.0	مجموعی

دیگر کاروباری خدمات میں جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران 0.5 فیصد کی اوسط کمی واقع ہوئی، گزشتہ برس اس دوران 36.1 فیصد مستحکم نمو ہوئی تھی۔ رواں مالی سال جولائی تا اکتوبر کے دوران کسی زمرے میں بڑی تبدیلی نہیں آئی ماسوائے وزن میں کمی یا قیمتوں پر دعووں کے عوض رقم واپسی (refund) کے، جس میں زیر جائزہ عرصے کے دوران درآمدات گرنے کی وجہ سے 70.7 فیصد کمی دیکھی گئی۔ رقم

واپسی سے حاصل ہونے والے فوائد متفرق اجزائیں کی وجہ سے زائل ہو گئے، یہ جولائی تا اکتوبر 09ء کی 84.6 فیصد شاندار نمو کے مقابلے میں رواں سال اس عرصے میں 22 فیصد کم ہوئے (دیکھئے جدول 6.9)۔



6.4.2 خدمات کی درآمد
رواں مالی سال کے پہلے پانچ ماہ کے دوران خدمات کی مجموعی درآمد 26.6 فیصد کم رہی، جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں 3.3 فیصد کمی آئی تھی۔ درآمدات میں یہ کمی وسیع البنیاد ہے۔ خدمات کی درآمد میں 85 فیصد سے زائد حصے کے حامل تمام بڑے گروپوں میں منفی نمونہ ہوئی ماسوائے حکومتی خدمات، بیمہ اور مواصلاتی خدمات کے، جن کا خدمات کی مجموعی درآمد میں 11 فیصد حصہ ہے (دیکھئے شکل 6.24)۔

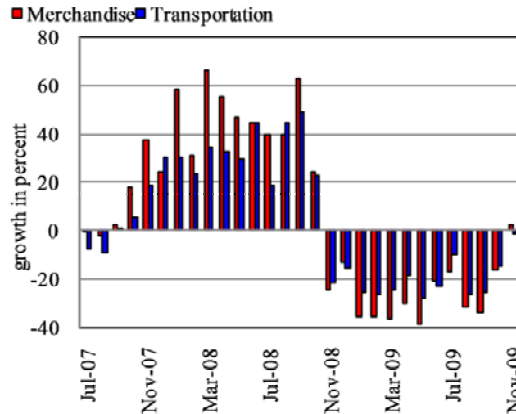
خدمات کی مجموعی درآمد اکتوبر 2008ء میں زرمبادلہ کمپنیوں کے خلاف اقدامات کے بعد سے مسلسل گر رہی ہے کیونکہ دو بڑے زمرے، سفری سہولتیں اور دیگر کاروبار، زرمبادلہ کمپنیوں کے توسط سے آنے والی درآمدات کا بیشتر حصہ حاصل کرتے تھے۔ زرمبادلہ کمپنیوں کے کاؤنٹرز پر ہونے والی تمام نقد فروخت بطور سفری سہولت درج کی جاتی تھی۔ یہی معاملہ دیگر کاروباری خدمات

کا تھا جہاں یہ دونوں زمرے ذیلی زمرے بذریعہ زرمبادلہ کمپنیز میں بڑے حصے کے حامل تھے۔ ان کمپنیوں پر اسٹیٹ بینک کی طرف سے پابندیوں (دیکھئے باکس 6.4 اور شکل 6.25) کے سبب یہ لین دین کرنشل بینکوں کے ذریعے ہونے لگا۔

خدمات کی مجموعی درآمد کرنے کے دیگر بڑے عوامل یہ تھے کہ بار برداری اخراجات کی ادائیگی زیر جائزہ عرصے میں مصنوعات کی درآمد کرنے کی وجہ سے کم ہو گئی۔

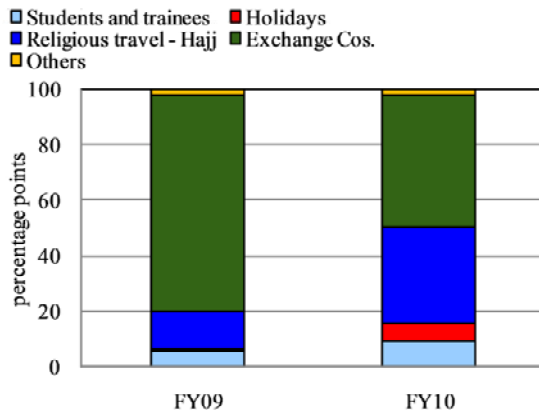
نقل و حمل کی خدمات کی درآمد جولائی تا نومبر 10ء کے دوران 23.6 فیصد کم ہو گئی جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں ان میں 31.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس تخفیف کا سبب مصنوعات کی درآمدات میں ہونے والی کمی تھی (دیکھئے شکل 6.26)۔ رواں مالی سال جولائی تا اکتوبر کے دوران

شکل 6.26: اشیائے تجارت بمقابلہ مال برداری درآمدات



غیر ملکی فضائی کمپنیوں کو ادائیگی بھی 27.2 فیصد کم ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں 49.2 فیصد ہوئی تھی۔ اس زمرے کی درآمدات محدود ہونے کا سبب برطانوی، فرانسیسی اور ڈچ فضائی کمپنیوں کی پروازوں کی معطلی ہے۔ نیز، دہشت گردی کی حالیہ سرگرمیوں کے بعد چھ خلیجی ملکوں کی فضائی کمپنیوں نے بھی پشاور آنے اور جانے والی پروازیں ختم کر دی ہیں۔

شکل 6.27: سفری ادائیگیوں کے اہم زمروں میں حصہ (جولائی تا اکتوبر)



نقل و حمل کی خدمات کی طرح سفری خدمات کی درآمد بھی جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 45.2 فیصد گر گئی جبکہ گزشتہ سال 3.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ حالیہ کمی کی وجہ زیر جائزہ عرصے میں زرمبادلہ کمپنیوں کی رقوم کی منتقلی پر پابندیاں ہیں۔ نتیجتاً سفری خدمات کی درآمد میں ان کمپنیوں کا حصہ 46.5 فیصد گر گیا، گزشتہ سال یہ کمی 72.7 فیصد تھی (دیکھئے شکل 6.27)۔

تاہم سفر جج کے لیے رقوم کی ادائیگی رواں

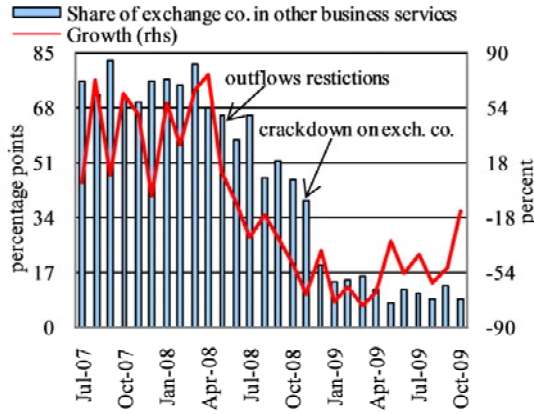
مالی سال پہلے پانچ ماہ کے دوران ایک فیصد بڑھ گئی۔ اس اضافے کی جزوی وجہ ممکن ہے حاجیوں کی تعداد، اور لازمی اخراجات میں اضافہ ہو۔⁹

اس کے علاوہ بیرون ملک تفریحی دورے کے زمرے میں خدمات کی درآمد بڑھنے سے غالباً دو چیزوں کی عکاسی ہوتی ہے: ایک، پاکستان کے شمالی علاقوں کو جانے والے ملکی سیاح حالیہ آپریشن کے باعث بیرون ملک چلے گئے، دوسرے ان خدمات کی ادائیگیاں رسمی ذرائع سے کی جانے لگیں۔

دیگر کاروباری خدمات کے زمرے میں بھی رواں مالی سال کے پہلے پانچ ماہ کے دوران 43 فیصد کمی آئی، گزشتہ سال اس عرصے میں یہ کمی 38.9 فیصد تھی۔ ان خدمات میں کمی کا سلسلہ 17 ماہ سے بدستور جاری ہے یعنی جب سے اسٹیٹ بینک نے زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کی منتقلی پر مہمی

⁹ عازمین کی تعداد میں 5000 تک اضافے کا تخمینہ لگایا گیا ہے اور جج کے لازمی اخراجات میں 100 سعودی ریال کا اضافہ ہو گیا ہے۔

شکل 6.28: دیگر کاروباری خدمات کی برآمدات



2008ء سے بعض پابندیاں عائد کیں۔ دیگر کاروباری خدمات کی مجموعی درآمد میں ان کمپنیوں کا حصہ 2008ء کے اوائل میں تقریباً 90 فیصد تھا جو بتدریج گر کر 10 فیصد سے بھی کم رہ گیا ہے (دیکھئے شکل 6.28)۔

زرمبادلہ کمپنیوں سے رقوم کی منتقلی پر پابندیوں کے باعث یہ کمرشل بینکوں میں اپنے کھاتوں کے رسمی ذرائع سے منتقلی پر مجبور ہوئیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مجموعی کاروباری خدمات کی درآمد میں خالص کی دیگر کاروباری خدمات میں زرمبادلہ کمپنیوں کے حصے میں کمی کے مساوی ہے (دیکھئے جدول 6.10)۔

مستقبل میں خدمات کی برآمد بڑھنے اور درآمد گھٹنے کے نتیجے میں خدمات کی تجارت کا خسارہ مزید کم ہونے کا امکان ہے۔ اگلے مہینوں کے دوران نقل و حمل میں مزید تعاون اور مواصلاتی خدمات کی عمدہ کارکردگی سے مذکورہ برآمدات میں اضافہ متوقع ہے۔ مزید برآں زرمبادلہ کمپنیوں پر عائد پابندیوں سے خدمات کی درآمد نسبتاً کم رہنے کا امکان ہے۔

6.5 زرمبادلہ کے ذخائر

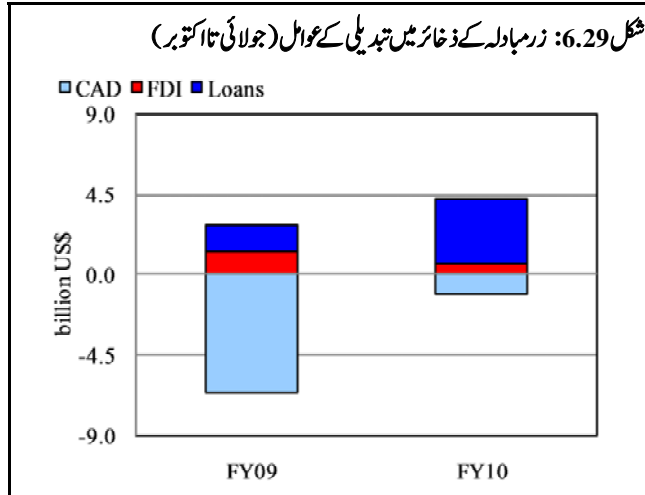
جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران

زرمبادلہ کے ذخائر کو مالی رقوم کی آمد اور جاری حسابات کے خسارے میں کمی سے فائدہ پہنچا (دیکھئے شکل 6.29)۔ اس کے نتیجے میں آخر نومبر 2009ء تک پاکستان کے زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر بڑھ کر 13.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔

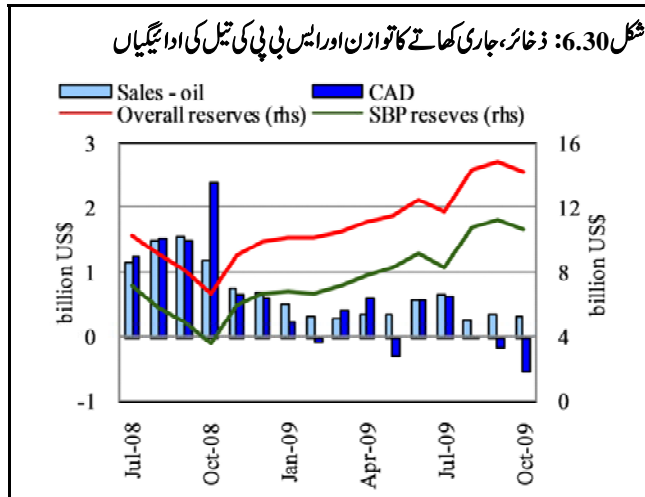
جدول 6.10: دیگر کاروباری خدمات کی درآمد (جولائی تا نومبر)

ملین امریکی ڈالر

میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
6.1	4.1	4.2	خرید و فروخت کی خدمات
11.7	0.0	0.1	علم لیزنگ کے بغیر بحری جہازوں کا چارٹر
3.3	11.4	18.0	قانونی خدمات
25.2	25.1	12.7	کاروباری و انتظامی مشاورت اور تعلقات عامہ
71.5	64.3	64.1	انجینیئرنگ
4.8	3.1	11.6	منڈی کی اعلیٰ تحقیق اور رائے عامہ
0.6	1.0	0.8	تحقیق و ترقی کی خدمات
63.2	68.4	18.2	تعمیرات، انجینئرنگ اور ٹیکنیکی خدمات
0.1	1.4	0.0	صحافیوں کو ادائیگی
212.4	209.8	176.3	غیر ملکیت کی ٹیکنیکی فیس
68.2	63.5	35.1	متفرق خدمات
49.0	425.0	1,060.7	مبادلہ کمپنیاں
-26.8	-29.2	-14.2	ری فنڈ
490.0	858.8	1,395.1	مجموعی
-368.8	-536.2		مجموعی رقم میں مطلق فرق
-376.0	-635.7		ایف ای سیز کے ذریعے مطلق فرق کی ادائیگی



زرمبادلہ کی آمد میں اضافے اور اخراج میں کمی کے باعث منڈی میں اسٹیٹ بینک کی اعانت کی سطح گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں پست رہی۔ اسٹیٹ بینک کی منڈی میں مداخلت تیل سے متعلق تھی اس لیے تیل کی ادائیگیوں کی بتدریج منڈی کو منتقلی نے اسٹیٹ بینک کی اعانت میں نمایاں کمی کر دی ہے (دیکھئے شکل 6.30)۔ خصوصاً منڈی کی اعانت جولائی تا نومبر مالی سال 09ء کے 6.1 ارب ڈالر سے گر کر جولائی تا نومبر مالی سال 10ء میں 1.9 ارب ڈالر پر آگئی۔¹⁰



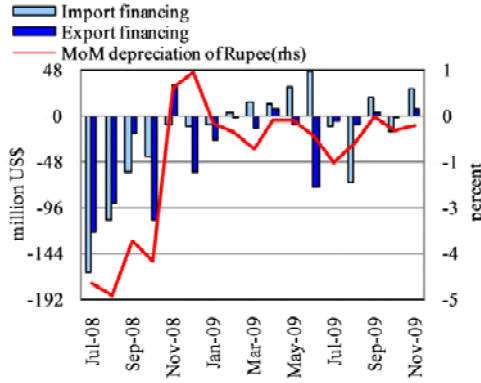
جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں ایک ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ اس کے مقابلے میں جدولی بینکوں کے ذخائر صرف 300 ملین ڈالر تک بڑھ سکے۔ گزشتہ برس ان میں 293 ملین ڈالر کا اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔

تیل کی ادائیگیوں کی زرمبادلہ کی منڈی کو منتقلی

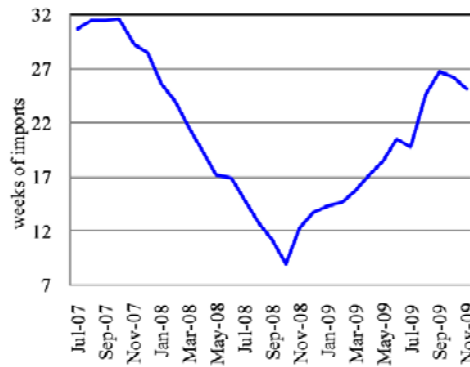
نے نہ صرف جدولی بینکوں کے ذخائر پر دباؤ کو بڑھا دیا ہے بلکہ ایف ای 25 امانتوں پر لیے گئے تجارتی قرضوں کی واپسی کی سطح بھی پست رہی۔¹¹ جولائی تا نومبر مالی سال 09ء کے دوران روپے کی کمزوری کے ساتھ اس کی قدر میں مزید کمی کی توقعات 685.7 ملین ڈالر کی واپسی پر منتج ہوئی تھیں۔ جولائی تا نومبر مالی سال 10ء میں برآمدی و درآمدی ماکاری دونوں میں کمی آئی ہے جس سے: (الف) معاشی سرگرمیوں میں سست روی اور (ب) غیر ملکی و ملکی کرنسی کی قرض گاری کے مابین شرح سود کے تفرق میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں قرضوں کی واپسی بھی گر کر 51.5 ملین ڈالر پر آگئی (دیکھئے شکل 6.31)۔

¹⁰ اسٹیٹ بینک کے ایف ای سرکل نمبر 3 بتاریخ 15 جولائی 2009ء، یکم اگست 2009ء سے نافذ العمل، فرنس آنکس کے علاوہ ڈیزل اور دیگر صاف شدہ مصنوعات سے متعلق زرمبادلہ میں خریداریوں کا کام بینک بین الینک منڈی سے انجام دیں گے۔ اسٹیٹ بینک نے 14 دسمبر 2009ء سے خام تیل کی اعانتی ادائیگیوں کا سلسلہ بھی منقطع کر دیا۔
¹¹ جب بینک زرمبادلہ میں قرضے لیتے ہیں تو ان کے بیرونی اثاثوں میں کمی آ جاتی ہے اور ملکی اثاثے بڑھ جاتے ہیں اور جب یہ قرضے واپس کیے جاتے ہیں تو ان کا مخالف اثر ہوتا ہے۔

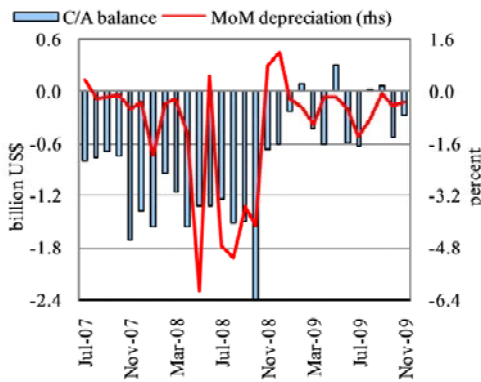
شکل 6.31: تجارتی ماکاری



شکل 6.32: درآمدات کی کوریج کا تناسب



شکل 6.33: بیرونی کھاتہ اور شرح مبادلہ



6.5.1 کفایت سرمایہ

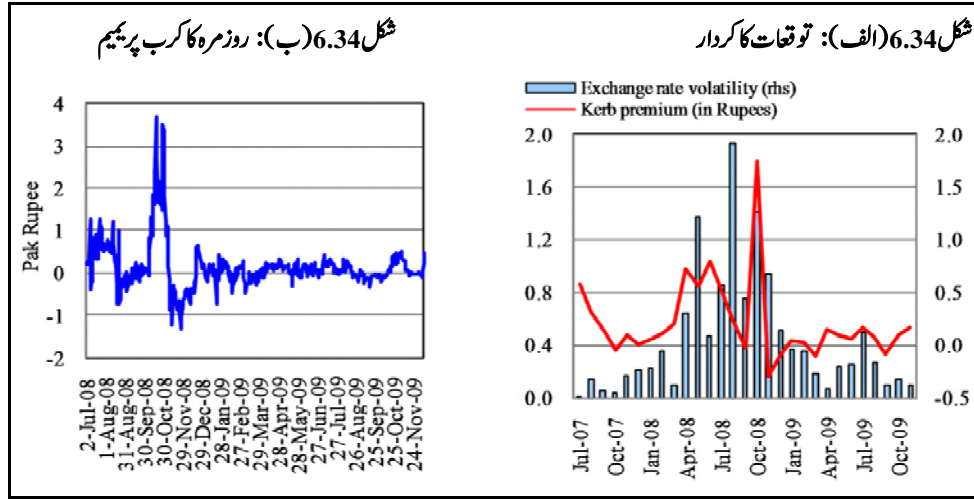
درآمدی بل میں کمی اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے سے درآمدی کوریج کے ہفتوں کے لحاظ سے پاکستان کے ذخائر کی موزونیت میں بہتری آئی ہے۔ خصوصاً نومبر 09ء میں درآمدی کوریج کا تناسب آخر نومبر 08ء کے 12.5 ہفتوں سے بڑھ کر 25.2 ہفتے ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 6.32)۔

6.6 شرح مبادلہ

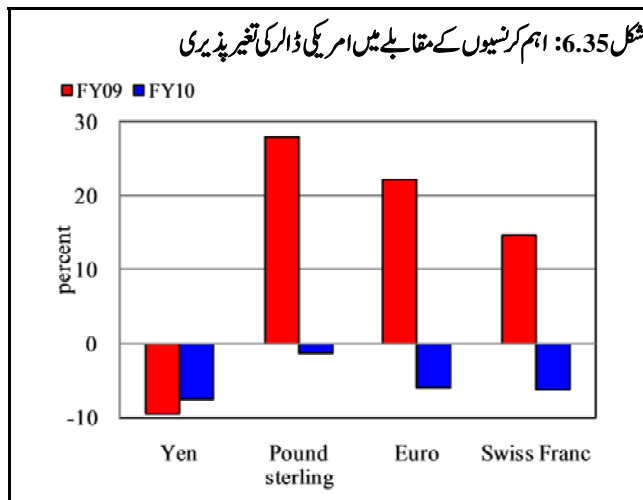
معاشی مبادیات میں قدرے بہتری کے باعث جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی کرنسی کی قدر صرف 2.6 فیصد گری جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 13.3 فیصد کمی نمایاں کی ہوئی تھی (دیکھئے شکل 6.33)۔

مجموعی بیرونی کھاتے میں بہتری کے باوجود روپے کی قدر میں تخفیف زرمبادلہ کی منڈی پر دباؤ کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر میں بہتری کا سبب بننے والی بیرونی رقوم اسٹیٹ بینک نے براہ راست موصول کی تھیں (آئی ایم ایف کا قرضہ)۔ اگرچہ ترسیلات زر میں اضافے سے حدودی بینکوں کو فائدہ پہنچا ہے لیکن اس کے اثرات تیل کی ادائیگیوں کے خاصے حصے کی بین الینک منڈی کو منتقلی کے باعث زائل ہو گئے۔ مسلسل تجارتی خسارہ بھی زرمبادلہ کی منڈی میں مشکلات بڑھانے کا باعث بنا جس کی عکاسی کمرشل بینکوں کے مقررہ حد سے زائد نوٹروں سے ہوتی ہے۔

تاہم، کرب مارکیٹ کا پریمیم زیر جائزہ مدت کے دوران ناکافی رہا (دیکھئے شکل 6.34 ب)۔ ایف ای سیز کی جانب سے زرمبادلہ کی طلب کی پست سطح کا اہم سبب اسٹیٹ بینک کی جانب سے قوم کی بیرون ملک منتقلی پر عائد کی جانے والی پابندیاں تھیں اور اسی وجہ سے کرب پریمیم محدود رہا۔



وسط اکتوبر تا وسط نومبر 09ء کے دوران کرب پریمیم میں اضافے کا سبب حج سے متعلقہ اخراجات کے لیے کرنسی کی طلب میں اضافہ ہو سکتا ہے۔



نامیہ لحاظ سے کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں پاکستانی کرنسی کی قدر میں 5.8 فیصد کمی آئی ہے۔ ڈالر کی نسبت کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں نامیہ تخفیف کی بلند سطح کا سبب جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر کا کمزور ہونا ہے (دیکھئے شکل 6.35)۔

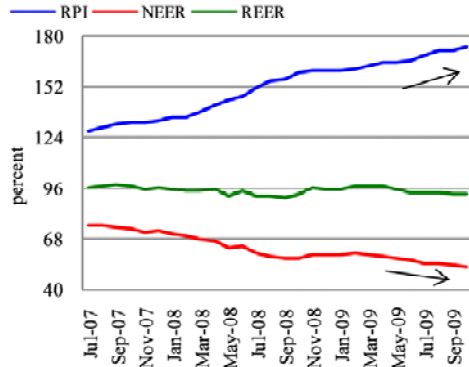
تاہم اس فائدے کے اثرات کا بڑا حصہ تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں پاکستان میں گرانی کی نسبتاً بلند سطح کے باعث

ضائع ہو گیا جس کی عکاسی اشاریہ نسبی قیمت میں 4.4 فیصد اضافے سے ہوتی ہے۔ نتیجتاً جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تخفیف 1.6 فیصد تک محدود رہی (دیکھئے شکل 6.36)۔

6.7 تجارتی کھاتہ

جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران پاکستان کے تجارتی کھاتے میں 37.8 فیصد کی خاطر خواہ کمی دیکھنے میں آئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 20.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تجارتی خسارے میں ہونے والی ساری کمی کا سبب درآمدی بل میں ہونے والی 23 فیصد سال بسال کمی ہے کیونکہ برآمدات میں کمی کا رجحان برقرار رہا اور اس میں 7.4 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی (دیکھئے شکل 6.37)۔

شکل 6.36: این ای ای آر، آر ای آر اور آر پی آئی میں تبدیلیاں

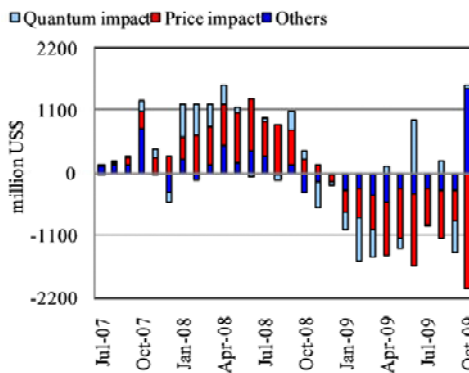


شکل 6.37: تجارت کی کارکردگی (جولائی تا نومبر)

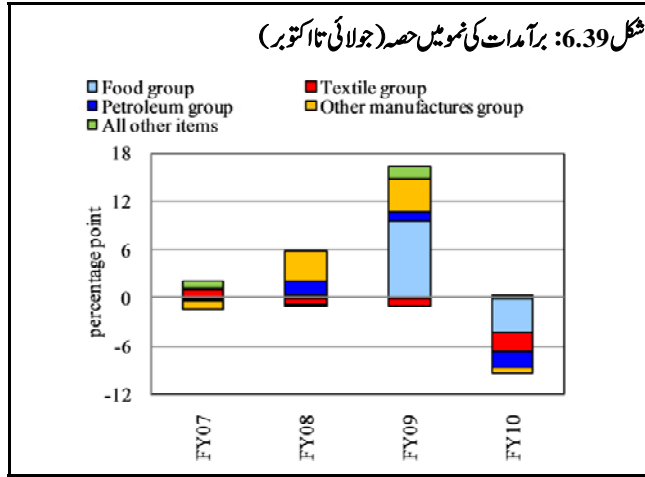


درآمدات میں کمی کا باعث بننے والے عوامل میں محدود طلب، کچھ اہم اجناس (گندم اور کپاس) کی ملکی پیداوار میں بہتری اور اجناس کے عالمی نرخوں میں کمی شامل ہیں۔ تاہم ان میں سب سے زیادہ اثرات اجناس کے عالمی نرخوں میں کمی نے مرتب کیے (دیکھئے شکل 6.38)۔

شکل 6.38: درآمدات میں سال بسال تبدیلی کے عوامل



درآمدات کی طرح برآمدات میں ہونے والی کمی بھی وسیع البینا تھی (دیکھئے شکل 6.39)۔ تمام اہم زمروں میں ہونے والی نمو میں یا تو مزید کمی ہوئی یا پھر ان میں منفی نمو دیکھی گئی۔ مالی سال 09ء میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی سیمنٹ اور چاول کی صنعتوں میں جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران منفی نمو ہوئی۔ چاول کی برآمدات اس کی عالمی قیمتوں کے گرنے سے متاثر ہوئیں کیونکہ رسد کی عالمی صورتحال بہتر ہو گئی تھی۔ دوسری جانب سیمنٹ کی برآمدات میں کمی کی اہم وجہ اس کی کمزور طلب ہے۔

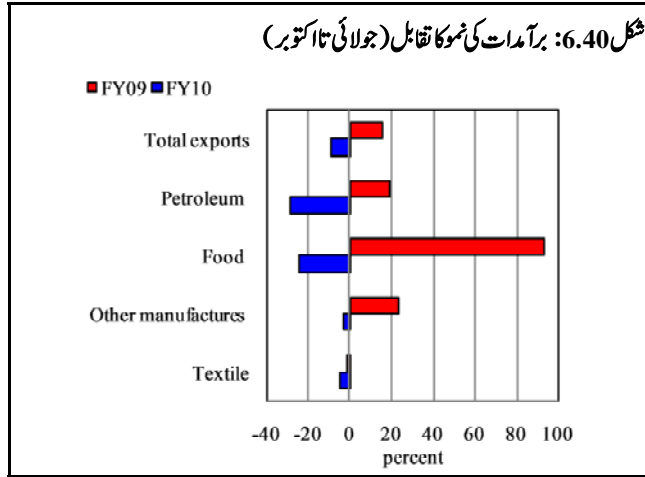


جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران ٹیکسٹائل کے مجموعی گروپ کی برآمدات میں 3.2 فیصد کمی ہوئی تھی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 3 فیصد کمی آئی تھی۔ تاہم خام کپاس اور سوئی دھاگے میں خاصی مثبت نمو ہوئی ہے۔

اگرچہ عالمی معیشت میں بحالی کی کچھ علامات دیکھنے میں آئی ہیں لیکن بعض ملکی مسائل کے باعث برآمدات کے دباؤ میں رہنے کا امکان ہے۔ ان مسائل میں انفراسٹرکچر کی رکاوٹیں خصوصاً توانائی کی قلت اور امن وامان کی خراب صورتحال وغیرہ شامل ہیں۔

دوسری جانب اجناس کے عالمی نرخوں میں اضافے، ملکی طلب کی بحالی اور کچھ اہم اجناس کی قلت کے سبب درآمدات کے بڑھنے کا امکان ہے۔

اس طرح بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ تجارتی خسارے میں کمی ممکنہ طور پر بہت ترین سطح پر پہنچ چکی ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ مالی سال 2010ء کے باقی رہ جانے والے مہینوں میں یہ خسارہ دوبارہ بڑھنا شروع ہو جائے گا۔



6.7.1 برآمدات

مالی سال 2009ء کی دوسری ششماہی میں برآمدات کی نمو میں رکاوٹ بننے والے عوامل کا تسلسل جولائی تا نومبر م س 10ء میں بھی برقرار رہا۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران برآمدات میں 7.4 فیصد کمی ہو گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت

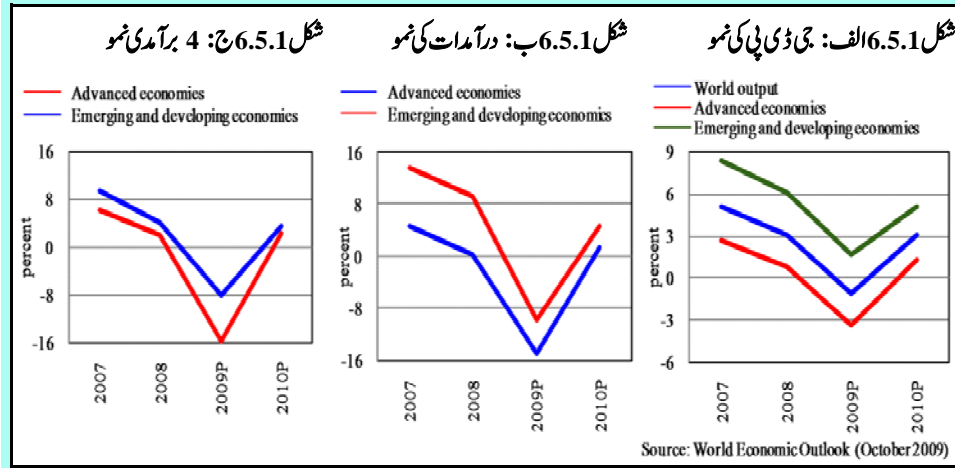
میں اس میں 12 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اہم گروپس کی برآمدی کارکردگی کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران برآمدات کی کمزور نمو کی وجوہات میں ملک میں جاری بجلی کا بحران، گردش قرضوں کا مسئلہ، پست عالمی قیمتیں اور عالمی طلب کا سکڑنا شامل ہیں۔ اس کے نتیجے میں غذا، ٹیکسٹائل، پیٹرولیم اور دیگر اشیا ساز گروپس کی برآمدات میں کمی واقع ہو گئی (دیکھئے شکل 6.40)۔ اگرچہ بیرونی طلب میں بحالی (دیکھئے باکس 6.5) متوقع ہے تاہم برآمدات کی نمو کو بڑھانے کے لیے اندرونی مسائل کو بروقت حل کرنا بے حد ضروری ہے۔

باس 6.5: عالمی معیشت میں بہتری کے باعث علاقائی معیشتوں میں تجارت کے امکانات

2008ء کے دوران عالمی تجارت میں خاصی کمی ہوئی تھی کیونکہ عالمی معیشت کو غیر یقینی صورتحال کا سامنا تھا۔ ترقی یافتہ معیشتوں کو مشکلات کا شکار کرنے والی کساد بازاری کے اثرات عالمگیریت اور منڈی کے ارتباط کی وجہ سے ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں تک پھیل گئے۔ ابھرتی ہوئی اور ترقی یافتہ معیشتوں کی برآمدات پر عالمی آمدنیوں میں کمی کے اثرات کی شدت کی عکاسی 2008ء کی دوسری ششماہی اور 2009ء کی پہلی ششماہی سے ہوتی ہے جن میں برآمدات سکرنگی تھیں۔

اگرچہ بیرونی طلب میں کمی نے تمام علاقائی معیشتوں کی برآمدات پر منفی اثرات مرتب کیے تھے لیکن پاکستان میں رسد کو درپیش اندرونی مشکلات نے برآمدات کو نقصان پہنچایا اور معاشی عدم استحکام کی وجہ سے مالیاتی یا زری اعانت کے لیے بہت کم گنجائش رہ گئی تھی۔ ملکی طلب میں کمی کے باعث درآمدات بھی کم ہو گئیں کیونکہ صارفین اور سرمایہ کاروں کا اعتماد کم ہو گیا تھا۔

اچھی خبر یہ ہے کہ ملکی و عالمی معیشت دونوں کے معاشی اظہاروں میں بہتری آرہی ہے۔ تازہ ترین عالمی معاشی امکانات (اکتوبر 2009ء) کے مطابق عالمی معیشت بالآخر بحالی کی راہ پر گامزن ہو گئی ہے اور آئندہ برس کے بارے میں خوش آئند پیش گوئیاں کی گئی ہیں (دیکھئے شکل 6.5.1)۔ ترقی یافتہ، ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں کے تجارتی امکانات سے درآمدات و برآمدات دونوں کے تجارتی حجم میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔



ٹیکسٹائلز پر انحصار بہت زیادہ ہے

نظر ثانی شدہ ایشیائی ترقیاتی امکانات (ستمبر 2009ء) میں مالی سال 10ء کے دوران نمونوں میں مناسب بہتری کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ تاہم پاکستان میں نمونہ انحصار اندرونی و بیرونی دونوں قسم کی پالیسیوں پر ہوگا۔ معاشی حالات کا تعین کرنے والے اہم عوامل میں تیل کے نرخ اور اہم تجارتی حربوں کی کارکردگی شامل ہیں۔ صنعتی بحالی بے حد ضروری ہے۔ ٹیکسٹائل کی طلب میں نمونہ رفتار بے حد اہمیت کی حامل ہوگی کیونکہ مجموعی برآمدات میں اس شعبے کا حصہ 50 فیصد سے زائد بنتا ہے۔ اس صورتحال میں پاکستانی برآمدات کس طرح مسابقت کی حامل ہوں گی اس کا انحصار بعض اندرونی مشکلات پر بروقت قابو پانے پر ہوگا اور مسائل میں بجلی کا بحران اور سیالیت کی قلت شامل ہیں۔

جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران غذائی گروپ کی برآمدات میں 22.5 فیصد کمی آئی۔ غذائی گروپ کی برآمدات میں منفی نمونہ اہم سبب چاول کی برآمدات کا گرنا ہے کیونکہ اس گروپ میں چاول کا حصہ 60 فیصد بنتا ہے۔ عالمی نرخوں میں کمی کی وجہ سے چاول کی برآمدی وصولیوں میں 30.9 فیصد کمی ہوئی کیونکہ برآمدی مقدار میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

مالی سال 2010ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

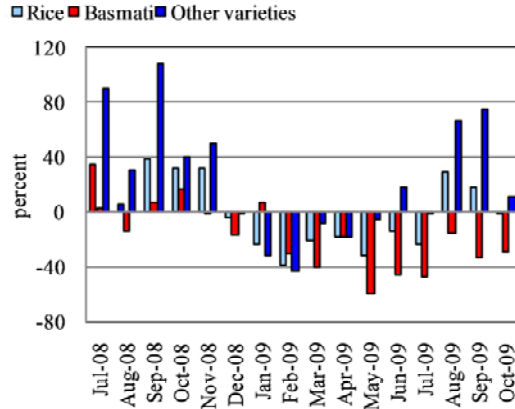
جدول 6.11: اہم برآمدات (جولائی تا نومبر)									
ملین امریکی ڈالر									
سال	اکائی	میسرک ٹن	اکائی	میسرک ٹن	اکائی	میسرک ٹن	اکائی	میسرک ٹن	سال
سال	اکائی	میسرک ٹن	اکائی	میسرک ٹن	اکائی	میسرک ٹن	اکائی	میسرک ٹن	سال
غذائی گروپ	1,453.7	1,127.6	326.1	22.4					
جس میں									
چاول	1,012.2	915.8	699.2	597.3	313.0	5.9	30.9	34.8	
ٹیکسٹائل گروپ	4,343.2	4,203.8	139.4	3.2					
جس میں									
سوتلی دھاگہ	498.8	2,361.7	590.0	1,971.3	91.2	41.7	18.3	16.5	
سوتلی کپڑا	949.6	976.0	665.7	1,061.7	283.9	35.6	29.9	8.8	
بنا ہوا کپڑا	826.7	17.1	764.5	16.2	62.2	2.3	7.5	5.4	
چادریں	755.5	5,328.4	701.0	4,975.3	54.5	0.6	7.2	6.6	
تولے	287.9	3,790.4	270.6	3,417.2	17.3	4.2	6.0	9.8	
تیار شدہ سامان	510.0	40.0	521.7	46.8	11.8	12.5	2.3	16.9	
سٹینڈنگ ٹیکسٹائل	110.3	0.8	205.5	1.0	95.2	59.9	86.4	16.6	
دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات	212.5		210.0		2.5	---	1.2	---	
دیگر ٹیکسٹائل مواد	92.1	---	126.4	---	34.3	---	37.3	---	
پٹرولیم گروپ	471.8	357.0	114.8	24.3					
دیگر اشیاء سازی گروپ	1,614.7	1,521.8	92.8	5.8					
جس میں									
یکمیکڑ اور ادویات	280.3	---	269.9	---	10.4	---	3.7	---	
گڑ	42.9	100.0	16.7	119.1	26.2	67.4	61.1	19.2	
سینٹ	264.5	64.4	215.9	79.4	48.6	33.8	18.4	23.3	
دیگر تمام اشیاء	334.1	399.2	65.1	19.5					
مجموعی برآمدات	8,217.9	7,609.5	608.4	7.4					
ع: عبوری									

باسمتی اور غیر باسمتی چاول کی برآمدات میں کمی آئی ہے تاہم باسمتی چاول کی برآمد میں نمایاں کمی ہوئی (دیکھئے شکل 6.41) ¹³ اسٹیٹ بینک نے چاول کے برآمد کنندگان کی مشکلات میں کمی کے لیے انہیں دی گئی ماکاری سہولت میں نرمی کی ہے۔ ¹⁴

¹³ باسمتی چاول کی پست یافت کے باعث اس کے پیدا کاراری اور دیگر غیر باسمتی چاول کی پیداوار بڑھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اری اور چاول کی دیگر اقسام کی برآمد میں زیر جائزہ مدت کے دوران خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

¹⁴ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 16 بتاریخ 25 نومبر 2009ء: اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا ہے کہ چاول کے برآمد کنندگان کو فرم کے برآمدی آرڈر / سمجھوتے / مراسلہ اعتبار (ایم سی) کی قدر کے 85 فیصد کے بجائے 100 فیصد تک ماکاری حاصل کرنے کی سہولت حاصل کر سکیں گے اور اس کے لیے پارٹ ون (پری پینٹ) کے تحت اہل اجناس کی برآمد سے 270 دنوں کے لیے حاصل کی جانے والی نو ماکاری پر 117 فیصد کے بجائے 100 فیصد کے مساوی شمنٹس کرنا ہوں گی۔ چاول کے برآمد کنندگان مالی سال 10 سے اس سہولت سے استفادہ کر سکیں گے۔

شکل 6.41: چاول کی برآمدی مقدار (سال بسال نمو)



جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران ٹیکسٹائل گروپ کی برآمدات میں 3.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 3 فیصد تک گری تھیں۔ خام کپاس اور سوتی دھاگے جیسی پست قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی برآمدات میں کچھ بحالی ہوئی ہے لیکن تیار ملبوسات کے علاوہ بلند قدر اضافی کی حامل مصنوعات نے مایوس کن کارکردگی کا تسلسل جاری رکھا۔¹⁵

زیر جائزہ مدت کے دوران فصل کی جلد

دستیابی اور بہتر پیداوار کے باعث خام کپاس اور سوتی دھاگے کی برآمدات بڑھ گئیں۔ پاکستان کاٹن جزر ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس موسم میں آخر نومبر 2009ء تک برآمد کنندگان کو فروخت کی گئی گانٹھوں کی تعداد میں 192.1 فیصد اضافہ ہوا ہے۔¹⁶ مزید برآں ملکی استعمال کے لیے خام کپاس کی وافر مقدار میں دستیابی کے باعث زیر جائزہ مدت کے دوران خام کپاس کی درآمدات میں منفی نمو ہوئی۔¹⁷

جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران سوتی کپڑے کی برآمدات میں 29.9 فیصد کمی آئی کیونکہ پیداواری لاگت میں اضافے کے باعث پاکستان پست قیمتوں کے فوائد سے محروم ہو رہا ہے۔ پیداواری بلند لاگت کے نتیجے میں اکائی قدروں میں اضافہ ہو گیا اور نتیجتاً برآمدی مقدار نہیں بڑھ سکی۔¹⁸ آئندہ مہینوں میں کپڑے کی برآمد بڑھنے کا امکان ہے کیونکہ سمعی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ بنگلہ دیش جنوری 2010ء میں اپنے ملبوسات کے مینوفیکچررز کو پاکستانی کپڑا درآمد کرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔¹⁹

جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران تیار ملبوسات کی برآمدات میں بھی بہتری کی علامات نمایاں ہیں اور اس میں 2.3 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 15.9 فیصد کمی نمودار کی تھی۔ مالی سال 2009ء کے دوران تیار ملبوسات کی بیرونی طلب سکڑنے سے نقصان پہنچا تھا۔ تاہم، مالی سال 2009ء کے مقابلے میں مالی سال 2010ء کے دوران امریکہ اور یورپی یونین میں کمرس کے موقع پر فروخت کے بڑھنے سے بیرونی طلب کی بحالی کا امکان ہے۔ مذکورہ دونوں ممالک پاکستان کی تیار ملبوسات کے اہم درآمد کنندگان ہیں۔ سمعی

¹⁵ جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران خام کپاس کی برآمد میں 107.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ دھاگے کی برآمد 18.3 فیصد تک بڑھ گئی۔

¹⁶ پاکستان کاٹن جزر ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار کے مطابق آخر نومبر 2009ء تک گانٹھوں کی تعداد میں 25.1 فیصد سال بسال نمو ہوئی ہے۔

¹⁷ جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران خام کپاس کی درآمد گری 51.4 فیصد تک گری ہے۔

¹⁸ کپاس کے کپڑے کی اکائی قدر میں جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران 13 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

¹⁹ بنگلہ دیش کو یورپی یونین نے جی ایس پی پلس کا درجہ دے رکھا ہے جس کے تحت اسے یورپی یونین میں ڈیوٹی فری برآمد کرنے کی اجازت ہے لیکن یہ بہولت صرف ان برآمد کنندگان تک محدود ہے جو کہ مقامی کپڑا استعمال کر رہے تھے۔ تاہم بنگلہ دیش نے پاکستانی کپڑا درآمد کرنے کی اصولی منظوری دے دی ہے۔

شواہد سے نشانہ دی ہوتی ہے کہ برآمد کنندگان کو بجلی کی مسلسل قلت اور بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت کے باعث ان آرڈرز کو پورا کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔

جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران نٹ ویز کی برآمدات میں 7.5 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 1.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران یورپی یونین کی جانب سے عائد کی جانے والی اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے خاتمے کے باوجود بستر کی چادروں کی برآمدات میں 7.2 فیصد کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ علاقائی معیشتوں سے سخت مسابقت بنے ہوئے کپڑوں اور بستر کی چادروں کی برآمدات کے لیے مشکلات پیدا کر رہی ہے۔

جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران تولیے کی برآمدات میں 6 فیصد کمی ہوئی جبکہ مئی 2009ء کی اسی مدت میں اس میں 22.4 فیصد کمی کا خطرہ نمودار ہوا تھا۔ اپریل 2009ء کے بعد سے تولیے کی اکائی قیمت میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے کیونکہ اہم منڈیوں میں اس کی طلب میں تیزی نہیں آ سکی۔

اگرچہ آئندہ مہینوں میں ترقی یافتہ ممالک کی بیرونی طلب کے بحال ہونے کا امکان ہے لیکن اندرونی مسائل ابھی تک پاکستانی ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کے لیے مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ اسی طرح اگرچہ سیالیت کی صورتحال میں بہتری آئی ہے تاہم ملک میں بجلی کا بحران اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال بھی برآمدی شعبے کی کارکردگی پر منفی اثرات مرتب کر رہی ہے۔

ٹیکسٹائل برآمدات کو بڑھانے کے لیے حکومت نے ملکی تاریخ کی پہلی ٹیکسٹائل پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کا مقصد اس شعبے میں پنہاں مواقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ہے۔ جدید مشینری و ٹیکنالوجی، انفراسٹرکچر و مہارت کی ترقی، بازار کاری اور اطلاعی و مواصلاتی ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے ٹیکسٹائل سرمایہ کاری اعانت فنڈ کی تجویز دی گئی ہے۔ تاہم ان تجاویز پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

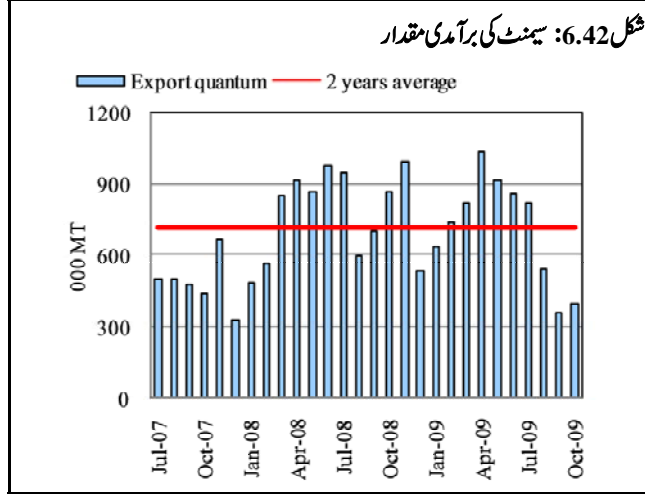
دیگر اشیاء ساز گروپ کی برآمدات جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران 5.9 فیصد تک گر گئیں جبکہ جولائی تا نومبر 2009ء میں ان میں 18.9 فیصد مثبت نمو ہوئی تھی۔

چمڑے کی ملبوسات میں زیر جائزہ مدت کے دوران 15.9 فیصد کمی آئی ہے جس کی وجوہات میں عالمی طلب کی پست سطح اور محفوظ رکھنے کی ٹیکنالوجی کا فقدان، خراب انفراسٹرکچر، سیکورٹی کے مسائل، ہنرمند افرادی قوت کی کمی اور بجلی کے بحران جیسے ملکی مسائل شامل ہیں۔²⁰ علاقائی معیشتوں کی جانب سے سخت مسابقت بھی چمڑے کے شعبے کو متاثر کر رہی ہے۔ اس شعبے کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے پیداوار اور ڈیزائننگ کی سہولتوں کو بہتر بنانے اور کھال کو ہموار کرنے مشینوں کی تنصیب کے لیے برآمدی سرمایہ کاری اعانت فنڈ کی تجویز دی گئی ہے۔²¹ تجارتی پالیسی میں جن مراعات کا اعلان کیا گیا ہے ان پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

²⁰ کار اور فولاد کی عالمی صنعت میں سست روی کے باعث خصوصاً چمڑے کے دستانوں کی طلب میں کمی آئی ہے۔

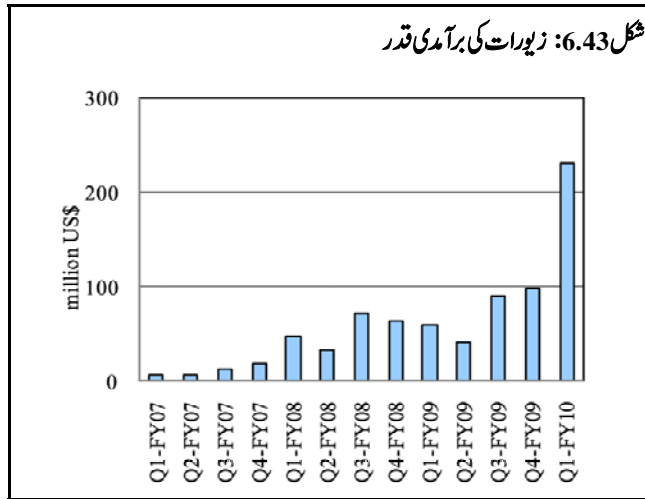
²¹ <http://www.commerce.gov.pk/TradePolicy.asp>

جولائی تا نومبر 2010ء کے دوران سینٹ کی برآمدات میں 18.4 فیصد کی آئی جبکہ جولائی تا نومبر 2009ء میں اس میں 97.3 فیصد کی شاندار نمو



ہوئی تھی۔ حالیہ کی کے بعد برآمدی مقدار دو سال کی اوسط سطح سے خاصی نیچے آگئی ہے (دیکھئے شکل 6.42)۔²² سینٹ سے حاصل ہونے والی برآمدی وصولیوں میں کمی آئی ہے جس کی وجوہات میں مسابقت کا بڑھنا اور افغانستان و بھارت جیسے پڑوسی ملکوں کی طلب میں کمی شامل ہیں۔ سعودی عرب نے بھی سینٹ کی برآمد پر عائد پابندی کو ہٹا لیا ہے اور اس اقدام سے سینٹ کے پاکستانی برآمد کنندگان کو سخت مسابقت کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ سعودی عرب کو مال

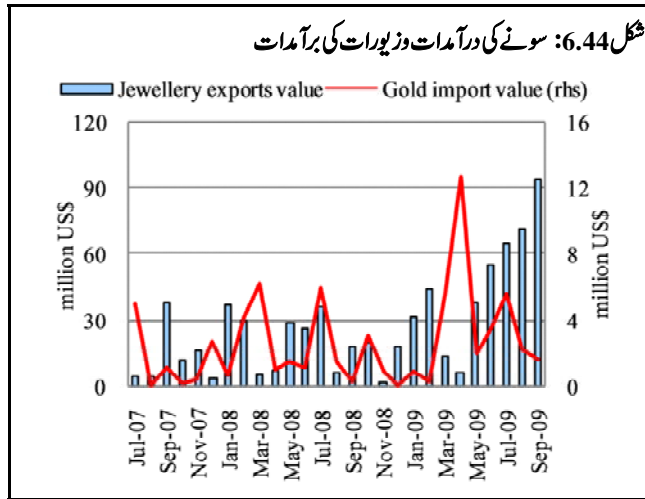
برداری کی پست لاگت کا فائدہ حاصل ہے۔ سینٹ کی مجموعی برآمدات میں مشرق وسطیٰ کا حصہ تقریباً 20 فیصد ہے اور اس علاقے کا شمار پاکستان کی اہم ترین منڈیوں میں کیا جاتا ہے۔ تاہم جغرافیائی طور پر قریب ہونے کی بنا پر سعودی عرب مشرق وسطیٰ اور افریقہ کی منڈیوں میں پاکستان کے حصے کو حاصل کر سکتا ہے۔



زیورات کی برآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 221.8 فیصد کی غیر معمولی نمو ہوئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 9.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے شکل 6.43)۔²³ درآمدات کو جی ایس ٹی سے مستثنیٰ قرار دینے اور پلاٹینیم، پلاڈینیم، ہیرے و جواہرات کی مقامی رسد کے ساتھ سونے کے عالمی نرخوں میں اضافے نے بھی زیورات کے برآمد کنندگان کو اس کی برآمد بڑھانے کی ترغیب دی۔ مزید برآں پاکستان جیمر اینڈ جیولری

²² تاہم آل پاکستان میٹلورجیکل راز ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران برآمدی ترسیل میں 12.8 فیصد اضافہ ہوا۔
²³ اسٹریٹجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک 2009-12ء۔

ڈولپمنٹ کمپنی نے اس شعبے کے برآمد کنندگان کے لیے سیمیناروں و نمائشوں کے انعقاد اور ان میں شرکت کی حوصلہ افزائی کی تاکہ پاکستانی مصنوعات کے لیے نئی منڈیوں کو تلاش کیا جاسکے۔²⁴



یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سونے کی زیورات کی برآمد کے لیے درآمد ہونے والے سونے کا کم از کم قدر اضافی کا حامل ہونا ضروری ہے: (الف) سونے کی سادی چوڑیوں و زنجیروں پر 4 فیصد (ب) دیگر سادے زیورات پر 6 فیصد اور (ج) جڑاؤ زیورات پر 9 فیصد۔²⁵

تاہم سونے کی رپورٹ کردہ درآمدات اور زیورات کی برآمدات میں عدم مطابقت پائی جاتی ہے۔ مابانہ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ

زیورات کی برآمدات میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن سونے کی درآمدی مقدار میں کمی آرہی ہے (دیکھئے شکل 6.44)۔ سچی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر قدر اضافی کے حامل سونے کی برآمدات کا ایک حصہ ایک پڑوسی ملک سے اسمگل کیا جا رہا ہے جسے پابندیوں کا سامنا ہے۔

6.7.2 درآمدات

درآمدات کی گرتی ہوئی قیمتوں اور مقدار میں کمی کے باعث جولائی تا نومبر مرس 10ء کے دوران درآمدی بل میں 23 فیصد تخفیف ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 16.4 فیصد سال ب سال اضافہ ہوا تھا۔

خصوصاً پیٹرولیم گروپ کی قیمتوں میں نمایاں کمی ہوئی اور مجموعی درآمدی بل میں ہونے والی کمی میں صرف اس کا حصہ 43.5 فیصد بنتا ہے۔ مجموعی طور پر درآمدی بل میں تقریباً 64 فیصد کمی اجناس کے عالمی نرخ گرنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔²⁶

²⁴ پی جی جے ڈی سی نے 23 ستمبر 2009ء کو بین الاقوامی تجارتی مرکز میں بین الاقوامی فیئر میں شرکت کی تھی۔

پی جی جے ڈی سی نے 15 ستمبر 2009ء کو 44 ویں بین الاقوامی فیئر میں شرکت کی۔

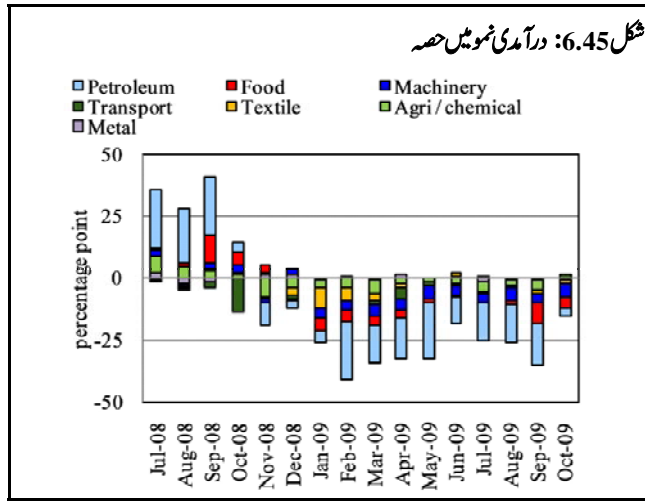
پی جی جے ڈی سی نے 17 اگست 2009ء کو بین الاقوامی نمائندگی میں پاکستانی نمائندگی کی۔

²⁵ S.R.O 266(I)/2001 dated 7th May 2001, Ministry of Commerce, Government of Pakistan.

²⁶ 21 برآمدی اشیا کی مجموعی قیمت اور مقدار کے اثر کو اخذ کیا گیا ہے جن کا زیر جائزہ مدت کے دوران مجموعی برآمدات میں 50 فیصد حصہ تھا۔ خارج ہونے والے اہم زمروں میں مال برداری اور مشینری گروپ شامل ہیں۔

اسی طرح، جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران پیشتر زمروں کی طلب میں کمی دیکھنے میں آئی ہے جس کی عکاسی گزشتہ برس کے مقابلے میں خاصے منفی مقداری اثر سے ہوتی ہے کیونکہ پچھلے سال مقدار میں اضافے نے بھی درآمدی بل کو بڑھانے میں کردار ادا کیا تھا (دیکھئے جدول 6.12)۔

جدول 6.12: درآمدات میں کمی کے اڑائے ترکیبی (جولائی تا نومبر)						
ملین امریکی ڈالر						
م 09ء			م 10ء			
مکمل تبدیلی	قیمت کا اثر	مقداری اثر	مکمل تبدیلی	قیمت کا اثر	مقداری اثر	
1,094.5	1,036.8	57.7	-655.8	-1,380.3	724.5	عام پٹرولیم
609.9	856.7	-246.8	-1041.3	-903.9	-137.4	پٹرولیم مصنوعات
-37.7	60.6	-98.3	-153.4	-15.2	-138.3	روٹی
-100.6	123.9	-224.5	35.9	-6.5	42.3	تیار کھاد
68.4	170.2	-101.8	-166.7	-225.5	58.9	پام آئل
728.3	-155.7	884.0	-746.5	0.8	-747.3	گندم
-1.5	79.8	-81.3	-67.2	-50.6	-16.6	پلاسٹک کا سامان
2,389.6	2,384.0	2.0	-3,905.0	-2,539.8	-183.0	مجموعی درآمدات



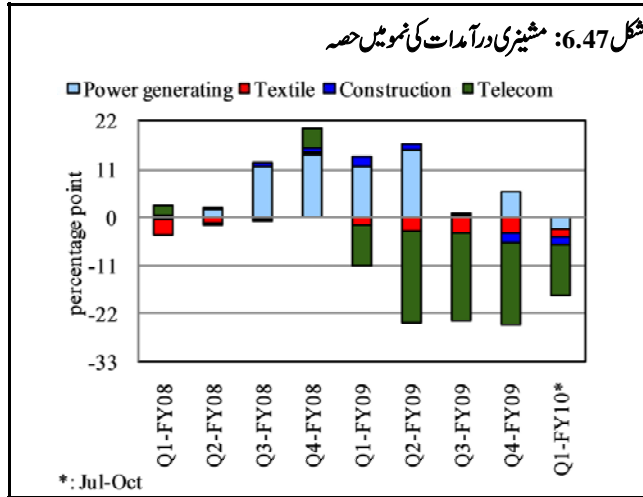
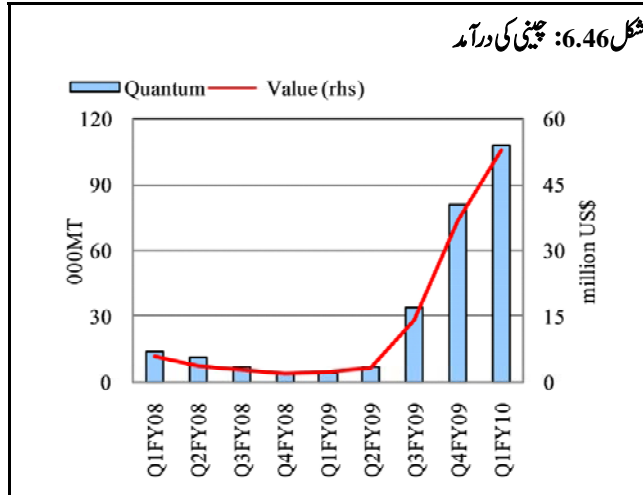
غذا، مال برداری، مشینری، ٹیکسٹائل، پیٹرولیم، زراعت اور دیگر کیمیکل، دھات اور متفرق گروپوں کی درآمدات میں زیر جائزہ مدت کے دوران کمی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.45)۔

غذائی گروپ کی درآمدات میں جولائی تا نومبر م 10ء کے دوران 35.5 فیصد کی سال بسال کمی آئی اور سب سے زیادہ تخفیف گندم میں ریکارڈ کی گئی۔ گندم کی بہتر ملکی پیداوار کے باعث اس کی درآمدات میں 97 فیصد کمی ہوئی ہے۔ اجناس کے گرتے ہوئے

عالمی نرخوں کی وجہ سے پام آئل اور سویا بین آئل کی درآمد میں بالترتیب 26.2 فیصد اور 77.7 فیصد کمی دیکھنے میں آئی ہے۔²⁷

دوسری جانب، زیر جائزہ مدت کے دوران چینی کی درآمد میں کافی اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.46)۔ ملک میں چینی کی قلت کے ممکنہ تسلسل کی وجہ سے چینی کی درآمد میں اضافے کا رجحان جاری رہ سکتا ہے۔

²⁷ جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران پام آئل کی اکائی قدر 32.5 فیصد تک گری ہے۔

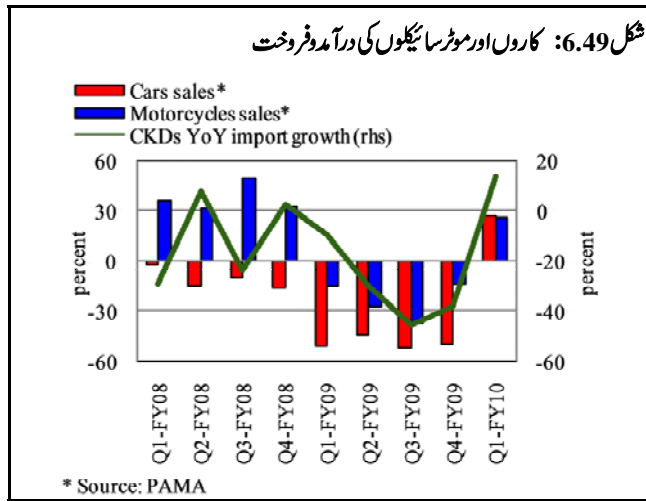
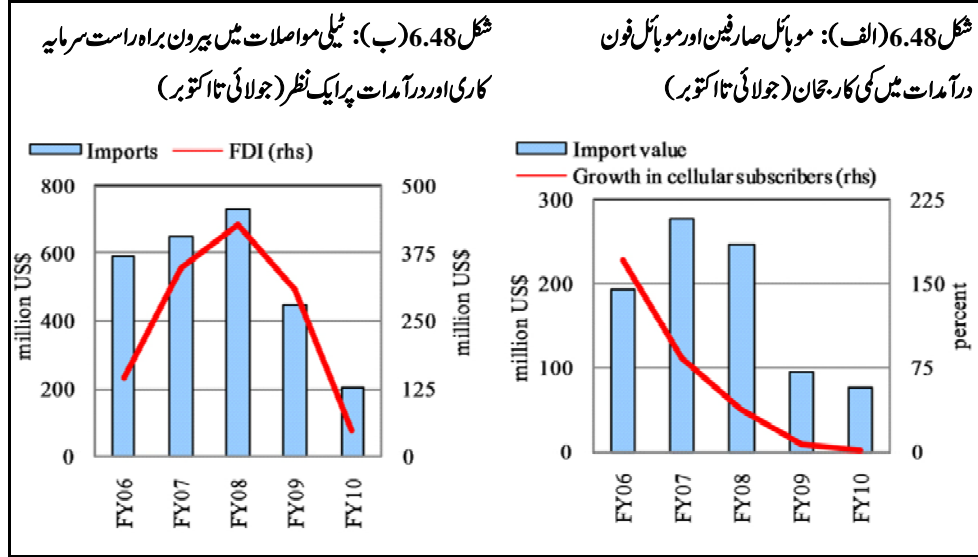


مشینری گروپ کی درآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 26.4 فیصد کمی ہوئی ہے اور سب سے زیادہ تخفیف ٹیلی مواصلات گروپ میں دیکھنے میں آئی (دیکھئے شکل 6.47)۔ درآمدی ڈیوٹیوں میں کمی کے باوجود موبائل فونز اور ٹیلی مواصلات سازو سامان کے زمروں میں کمی کا رجحان مسلسل پانچویں سہ ماہی میں برقرار رہا ہے۔²⁸ ٹیلی مواصلات گروپ کی درآمدات میں کمی سے ممکنہ طور پر سیلولر منڈی کی ضروریات پوری ہونے کی عکاسی ہوتی ہے اور یہ صارفین کی بنیاد اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی نمونہ کمی سے بھی عیاں ہے (دیکھئے شکل 6.48)۔

جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات میں 10.1 فیصد کمی ہوئی جس کی وجہ گھرانوں اور غیر گھریلو شعبے کی طلب کا کمزور ہونا ہے۔ درآمد کنندگان کی جانب سے گزشتہ برس سامان کا ذخیرہ بڑھانے کا بھی بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات کو کم کرنے میں حصہ رہا ہے۔²⁹

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران 4.6 فیصد کمی آئی ہے۔ تاہم، کاروں اور موٹر سائیکلوں کے پوزوں (سی کے ڈیز) میں بحالی کی کچھ علامات دیکھنے میں آئی ہیں کیونکہ ان زمروں کی درآمدات میں جولائی تا نومبر م س 10ء کے دوران بالترتیب 35.2 اور 107.8 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ 09ء میں نئے ماڈلز متعارف کرائے جانے اور زرعی آمدنی میں اضافے کے باعث کاروں اور موٹر سائیکلوں کی طلب بحال ہو گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں زیر جائزہ مدت کے دوران موٹر کاروں اور موٹر سائیکلوں کی فروخت بھی بڑھی ہے (دیکھئے شکل 6.49)۔ موٹر

²⁸ مالی سال 10ء کے بجٹ میں سم کو ایگنیٹی ویٹ کرنے کے چار تہ میں 50 فیصد اور سسٹم ڈیوٹی میں 500 روپے فی سیٹ اور 250 روپے فی سیٹ کے حساب سے کمی کی گئی ہے۔
²⁹ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران گیس کے ٹرانزیشن اور ان کے پوزوں کی نمونہ میں 43 اور 73 فیصد سال بسال کمی آئی ہے۔



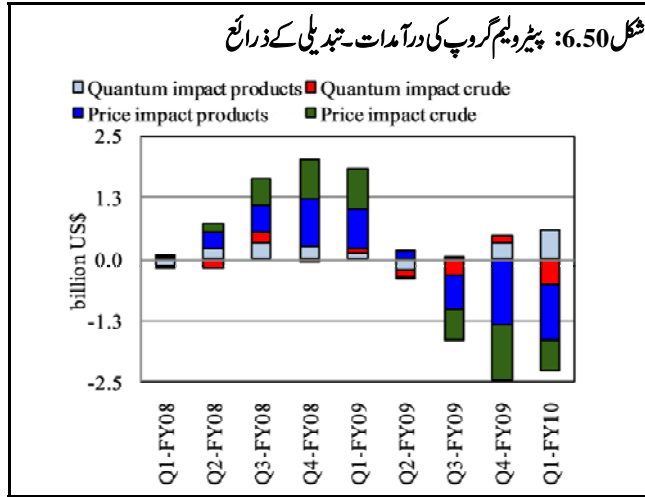
کاروں اور موٹر سائیکلوں کی پیداوار فروخت میں بہتری کی وجہ سے بڑے ٹائزوں اور ٹیوبس کی طلب بھی بڑھ گئی ہے۔³⁰

جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران عالمی زرخوں کے گھٹنے کی وجہ سے پیٹرولیم گروپ کی درآمدات میں 31 فیصد کمی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.50)۔ تیل کے عالمی زرخوں میں کمی کے علاوہ خام تیل کی درآمد کی پست سطح کا ایک سبب گردش قرضوں کا مسئلہ ہے اور اس کے نتیجے میں خام تیل درآمدات کی مقدار میں کمی آگئی۔

جولائی تا نومبر 10ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں کمی کا سبب تیل کے عالمی زرخوں کا گرنا ہے جبکہ اس کے برعکس گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں بھاری بھر کم نمونہ ہوئی تھی (دیکھئے جدول 6.13)۔ تاہم مقداری لحاظ سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں اضافہ ہوا ہے۔³¹ ملکی

³⁰ بڑے ٹائز ٹیوبس کی درآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 10ء کے دوران 4 فیصد کمی ثبت نمونہ ہوئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 25.9 فیصد کمی نمونہ ہوئی تھی۔

³¹ جولائی تا اکتوبر مالی سال 10ء کے دوران مقدار کے لحاظ سے فرنس آئل کی درآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔

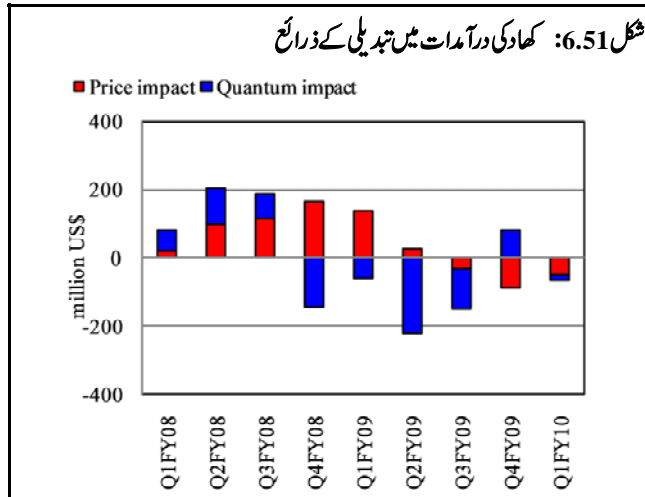


طلب میں اضافے کے باعث موٹر اسپرٹ اور فرنس آئل کی فروخت بڑھ گئی۔ فرنس آئل کی طلب کو بڑھانے میں بجلی کے بحران اور تھرمل پاور جنریشن کا اہم حصہ ہے۔³² دوسری جانب سی این جی اور موٹر اسپرٹ کی قیمتوں میں تفرق کی پست سطح کی وجہ سے بھی موٹر اسپرٹ کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔

کھاد کی درآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران 10.4 فیصد اضافہ

جدول 6.13: درآمد شدہ پیٹرولیم مصنوعات کا تجزیہ (جولائی تا اکتوبر) (فیصد)

مصنوعات	میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء
فرنس آئل	37.4	34.6	50.4	93.7	11.2	19.3	2.1
ہائی اسپیڈ ڈیزل آئل	38.3	46.8	37.8	156.2	-38.4	32.9	-9.8
موٹر اسپرٹ	1.0	3.0	5.7	568.2	43.8	3.0	0.7
کیروین کی قسم کا جیٹ فیل (جے پی ون)	0.6	1.2	4.2	344.9	167.4	1.1	1.1



ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں اس میں 22.6 فیصد کمی آئی تھی۔ اس اضافے کی وجہ درآمدی مقدار کی بلند سطح ہے کیونکہ عالمی نرخ پست اکائی قدروں پر مبنی ہوئے ہیں (دیکھئے شکل 6.51)۔³³ جولائی تا نومبر مالی سال 2010ء کے دوران مقدار میں 12.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ درآمدی قدر 20.7 فیصد تک بڑھی ہے۔

³² جولائی تا ستمبر مالی سال 10ء کے دوران موٹر اسپرٹ اور فرنس آئل کی فروخت میں بالترتیب 37.8 فیصد اور 26.1 فیصد سال بسال اضافہ ہوا ہے۔
³³ خریف 2009ء میں یورپ کی پیداوار 259 (000 ٹن) جبکہ ڈی اے پی کی پیداوار 323 (000 ٹن) رہی۔